رجسٹرڈ ایل نمبر ۷

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

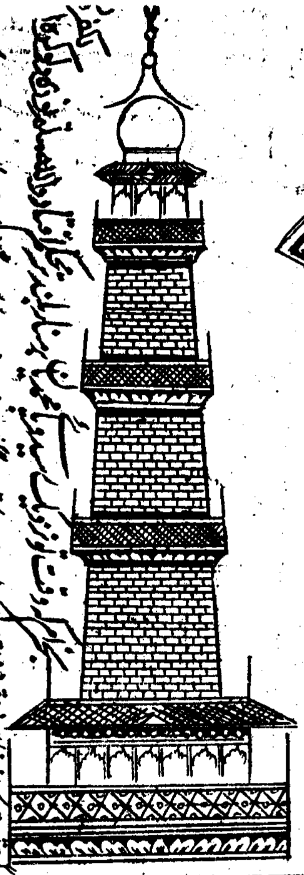
اِنَّہٗ اٰوَی الْقَرْیَۃ

الحکم

چہ گویم باتو گرانی جہادر قادیان مبنی	دوا مبنی شفا مبنی غرض دارالامان مبنی

(ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی)

پیشگی قیمت سالانہ کی (۱) عوام سے صہ ر (۲) خواص و معاونین سے عـــ (۳) ہندوستان سے باہر سے ر (۴) غیر مذاہب والون سے ۱۲ روپے (۵) اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپیہ سے کم آمدنی والے لوگونسے ۱۲/ عا



فہرست مضامین

نمبر ۷ | دارالامان قادیان مورخہ ۲۴ فروری سنہ ۱۹۰۵ء مطابق ۱۸ ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۲ | جلد ۹

ایک خط اور اسکا جواب

حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام ذیل کا کارڈ آیا تہا اسکا جواب مخدوم الملۃ نے جو لکھا وہ ناظرین کی فائدہ کے لئے درج ذیل ہے - ایڈیٹر

جناب مرزا صاحب - تسلیم - مسیح جو کہ منجی جہان تہا جب وہ اس جہان مین تہا تو اوس نے بہت سے مریضون کو چنگا کیا - اور بہت سے وہ نئے نئے کام دکہلائے جو کہ بجز ذات باری تعالےٰ کے اور کوئی نہین دکہلا سکتا - اب چونکہ آپ مسیح موعود ہونیکا دعویٰ کرتے ہین سو آپسے التجا ہے کہ آپ میرے واسطے دعا کیجئے تاکہ مین بہت جلدی اپنی بیماری سے شفا پاؤن نیز میرے واسطے پیشگوئی کیجئے کہ اس سال مجھکو امتحان مین کیسی کامیابی ہوگی - اور اسطرح آپکو مسیح موعود تسلیم کرکر آپکی کفش برداروں مین ہونیکا فخر حاصل کرون -

والسلام وصی اللہ طالب علم انگریزی متلاشی حق - شوراب گیٹ - بازار شاہ گہاسہ

۲۲ - فروری ۱۹۰۵ء - میرٹھ سٹی

جواب

اس سے زیادہ ناپاک جہوٹ اور خدا تعالےٰ کو ناراض کرنے والی دلیری کیا ہو سکتی ہے کہ ضعیفہ عورت سے نکلے ہوئے ناتوان بے علم گوشت پوست کو "منجی جہان" کہا جائے - کیا ان جہوٹے اور بے سروپا قصوں اور مردہ افسانون سے جنکا نام لوقا متی مرقس کی انجیل ہے یہ ثابت ہوسکتا ہے کہ یسوع منجی جہان تہا - دعوون کی سچائی کا معیار افعال و نتائج افعال ہوتے ہین - یسوع کا دعویٰ تہا کہ وہ یہود کی کہوئی بادشاہت کو قائم کرنے آیا ہے اور غیر قومون کی غلامی کے آہنی تنور سے انہین نجات دیگا - مگر انجیلون کے واقعات کی بنا پر یہ دعویٰ کیسا جہوٹا ثابت ہوا بلکہ وہ خود ذلت سے ہلاک کیا گیا اور ناپاک مشرکون اور شریعت پرستون نے ذلت کے بدنما داغ کو چہپانے کے لئے یہ عذر بدتر از جرم تراش لیا کہ وہ گناہگارون کیلئے موا اور اوسنے روحانی سلطنت قائم کی - ہر ایک نامراد ناکام و ناشاد انسان آخرکار یہ دعویٰ کرسکتا ہے کہ اگرچہ وہ بظاہر ناکام رہا مگر روحانی طور پر کامیاب ہوگیا - تمام سٹوڈنٹ جو یونیورسٹیون کے امتحانون مین فیل ہوتے ہین دعویٰ کرسکتے ہین کہ گو وہ بلحاظ ظاہری نمبرون کے فیل ہین مگر روحانی طور ... ہی ہین - مگر یہ بے ثبوت لاف کیا کوئی فائدہ دیسکتی ہین - کیا وہ ذلیل موت جسے نادہ کہا جاتا ہے کچہ بہی مفید ہوئی - ہان اس اعتقاد کی یہ فائدہ ضرور ہوا کہ سچی پاکیزگی اور پاک ایمان اور نیک اعمال کالعدم یسوع پرستون سے سٹ گیا اور گناہ پر سخت دلیری پیدا ہوگئی - اسکی توضیح کی ضرورت نہین یورپ کے ملکون مین شراب اور زنا اور قمار بازی کی روز افزون کثرت اور بہت سے بے باکی کے کام اسکے گواہ ہین کیا اوس بزرگ پادری لہور یورپین پادری کا حال تمنے نہین سنا جو ایک نئین آرفنج کا سپرنٹنڈنٹ تہا اور کیا کام کرکے وہ ولایت کو بہاگا اور واپس گرفتار ہوکر آیا ہے - پہر ایسے کمزور ناکام شخص کو منجی جہان کہنا کیسی شرم کی بات ہے مین تم سے سچ سچ کہتا ہون کہ تورات کا کوئی نبی ایسی ناکامی اور نامرادی کی حالتمین دنیا سے نہین اٹھا جس ناشادی اور درشن کامی سے یسوع مرا حضرت موسیٰ کا دعویٰ تہا کہ وہ یہود کو فرعون کی غلامی سے رہائی دینے کیلئے پیدا ہوئے ہین - وہ عملی طور پر اس دعویٰ کو سچا دکہا کر راستباز اور خدا کے نبی ثابت ہوئے کیونکہ وہ بنی اسرائیل کو مصر کے آہنی تنور سے نکالکر نہ دکہاتا اور اس دعوے کی پردہ پوشی یون کرتے کہ انہون نے روحانی طور پر اسرائیلیون کو نجات دلادی ہے تو بات نہایت ہی بیہودہ نہ ہوتی - اس جہان کے حقیقی نجات دہندہ تمام انبیا کو زندہ کرنیوالے تمام راستبازیون کے جامع محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکہو کہ جو دعوے قرآن کریم مین مذکور ہوئی ہین وہ سب عملی طور پر پورے کرکے دکہائے - عرب گمنام تھے - آوارہ تہے - زناکار تہے - جوئے باز تہے شرابخوار تہے منتشر تہے انہین ذلت اور خانہ جنگی کی غلامی اور جہے تنور سے نجات دلائی بلکہ تمام بدعادتون سے پاک صاف کرکے جہان کا معلم انہین بنلیا - مگر جائے حیرت ہے کہ یسوع نے کیا کیا کس ناپاک عادت کو دنیا سے نابود کیا - اس کی نظیر مین کسی قوم کو پیش تو کرو - محدود قوم یہود کی جو رومی جوتے کے نیچے دبی ہوئی تہی ایک محدود مقام مین اسکی تبلیغ کی غایت اور مخاطب تہی انہین کیا تبدیلی کرکے دکہائی چند کم ہمت بیہوہ جو شاگرد تہے انکی کمزوریان اور ضعف ایمان بہی دور نہ ہوئے - دنیا مین بہت سے گرے ہوئے بت پرست مذہب ہین مگر جیسے اس کمزور بت یسوع کے پرستار گری ہوئی حالت مین ہین ناقابل بیان ہے - رامچندر جی کے پوجنے والے کہہ سکتے اور دکہا سکتے ہین کہ جناب راجہ رامچندر جی ایک دشمن پر جو ظالم راون تہا مظفر و منصور ہوئے اور یون اپنے دعاوی مین کامیاب ہوکر پرستش کے مستحق ٹہر گئے اسیطرح جناب کرشن مہاراج کے پرستار باثبوت دعوے کرسکتے ہین - مگر یسوع کے پرستار کیا دکہا سکتے ہین بس یہی کہ یسوع نے روحانی طور پر دنیا کو نجات دی کیا نجات دی یہی کہ کفارہ کے اعتقاد سے گناہون اور بے باکیون کے سیلاب کا بند توڑ دیا -

تم ابہی تک گرفتار ہو اور مٹیالی زمین مین دبا ہوئی جال کو دیکہتے نہین سکتے - یورپ مین ہزارون اہل دل دانشمند انسان کو خدا ماننے کے شرمناک عقیدہ سے بیزار ہو رہے ہین

ملفوظات و حالات حضرت امام الزمان علیہ السلام

بوجہ شدت سردی کے صرف ظہر اور عصر کی نماز دن میں حضور شامل ہوتے رہے۔

۸ر فروری ۱۹۰۵ء

ظہر کے وقت حضور علیہ السلام تشریف لائے تو آپ کے ایک خادم آمدہ از کشمیر نے سر بسجود ہو کر خداتعالیٰ کے کلام اسجدوا لآدم کو اس کے ظاہری الفاظ پر پورا کرنا چاہا۔ اور نہایت گریہ وزاری سے اظہار محبت کیا مگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے اس حرکت سے منع فرمایا اور کہا کہ یہ مشرکانہ باتیں ہیں ان سے پرہیز چاہیئے

ایک شخص کی درخواست مباحثہ پر فرمایا کہ حسب اعلام الٰہی ہمنے مباحثہ کا دروازہ بند کر دیا ہوا ہے۔ لیکن ہان جسکا جی چاہے ازالہ شبہات کیلئے ہم سے کلام یا تحریر کر سکتا ہے بحث میں تو فریقین کو بار جیت کا خیال ہوتا ہے مگر اسمین یہ خیال نہین ہوتا بحث کے بند کرنیسے ہماری یہ غرض نہین ہے کہ اگر کوئی شخص کوئی اعتراض کرے یا سوال کرے یا اُسے کچھ وساوس ہون تو اسکی طرف توجہ ہی نہ کیجاوے بلکہ اس سے مراد یہی کہ جواب اور جواب الجواب در ہار جیت کا جو خیال لوگون کو ہوتا ہے اس سے وہ احقاق حق سے دور جا پڑتے ہیں۔ ورنہ سوالات اور ازالہ وساوس کیلئے دروازہ کہلا ہے جسکا جی چاہے ہم سے پوچھ سکتا ہے *

۹ر فروری ۱۹۰۵ء

ظہر کے وقت تشریف لا کر طاعون کے ذکر پر فرمایا کہ سردی کی شدت مین یہ کم ہو جایا کرتی تھی مگر اب سردی کی شدت کے ساتھ اسکی بھی شدت ترقی کر رہی ہے۔ حالانکہ ابھی اسکی مزید ترقی کے ایام آنے والے ہیں۔

۱۰ فروری ۱۹۰۵ء

جمعہ حضور علیہ السلام نے مسجد اقصےٰ مین ادا فرمایا

۱۱ر فروری ۱۹۰۵ء

ظہر کی نماز ادا فرما کر حضرت اقدس تشریف لیگئے لیکن جناب صاحبزادہ سراج الحق صاحب نعمانی کے اقارب میں سے ایک صاحب مولوی احمد سعید صاحب انصاری سہارنپوری برادرزادہ و شاگرد و خلیفہ محی السنۃ قامع البدعۃ حافظ حدیث جناب مولانا شیخ محمد انصاری سہارنپوری مولداً مکی مہاجراً مرحوم احقاق حق کے خیال سے تشریف لائے ہوئے تھے اس لئے صاحبزادہ صاحب نے حضور اقدس سے انکی ملاقات کی درخواست کی جسپر حضور علیہ السلام اسیوقت تشریف لے آئے اور تھوڑی دیر مجلس فرمائی بعد استفسار اسم و سکونت و مختلف اذکار کے مسئلہ جہاد کا تذکرہ ہوا جسمین ضمناً بعض ان گروہون کا ذکر بھی آگیا جو کہ ہر ایک کافر کو بذریعہ تلوار قتل کر دینے کو غزا قرار دیتے ہیں اور انگریزون کے ملکو مین رہنا بدعت اور کفر خیال کرتے ہیں اسپر حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ ان کا یہ خیال کہ ہم کفر کے اثر سے بچنے کیلئے الگ رہتے ہیں اور اگر انگریزونکی رعیت ہو کر رہین تو آنکھون سے کفر اور شرک کے کام دیکھنے پڑین میرے نزدیک درست نہین ہیں کیونکہ اس گورنمنٹ نے مذہب کے بارے مین ہر ایک کو اتنک آزادی دے رکھی ہے اور ہر ایک کو اختیار ہے کہ وہ امن اور سلامت روی سے اپنے اپنے مذہب کی اشاعت کرے۔ مذہبی تعصب کو گورنمنٹ ہرگز دخل نہین دیتی اسکی بہت سی زندہ نظیرین موجود ہین ایکدفعہ خود عیسائی پادریون نے ایک جھوٹا مقدمہ خون کا مجھپر بنایا ایک انگریز اور عیسائی حاکم کے پاس ہی وہ مقدمہ تھا اور اسوقت کا ایک لفٹنٹ گورنر بھی ایک پادری مزاج آدمی تھا مگر آخر اس نے فیصلہ میرے حق مین دیا اور بالکل بری کر دیا بلکہ یہانتک کہا کہ مین پادریونکی خاطر انصاف کو ترک نہین کرسکتا اس کے بعد ابھی ایک مقدمہ فیصلہ ہوا ہے پہلے تو وہ ہندو مجسٹریٹون کے پاس تھا نہین معلوم کہ انہون نے کس رعب مین آکر بہت ہی واضح اور بین وجوہات کو نظرانداز کر دیا اور مجھپر جرمانہ کیا لیکن عجیب اسکی اپیل ایک انگریز حاکم کے پاس ہوئی تو اُس نے بری کر دیا اور مجسٹریٹ کی کارروائی پر افسوس کیا اور کہا۔ کہ جو مقدمہ اپنی ابتدائی مرحلہ پر خارج کے قابل تھا اسپر اسقدر وقت ضائع کیا گیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگون مین ابھی تک عدل اور انصاف کا مادہ موجود ہے اگر کسی قسم کا مذہبی تعصب یا بغض ہوتا تو کم از کم میرے ساتھ تو ضرور برتا جاتا ۳ لاکھ کے قریب جماعت ہے پھر افغانستان کے لوگ بھی آ آکر بیعت کرتے رہتے ہیں اور ایک نیا فرقہ ہونیکی وجہ سے بھی گورنمنٹ کی نظر اور توجہ اسطرف ہونی چاہیئے تھی مگر دیکھلو کہ قریب ۸ کے ہمارے مقدمات ہوئے ہیں جنمین سے سوائے ایک دو کے باقی کل مخالفین کیطرف سے ہوئے تھے مگر سب میں کامیابی ہمکو ہی حاصل ہوئی ہے اور انگریزون نے ہی ہمارے حق مین فیصلے دیئے ہیں اگرچہ ہم ان سب کامیابیونکو خدا کی طرف سے ہی سمجھتے ہین کیونکہ اگر وہ نہ چاہتا۔ تو یہ لوگ کیا کرتے مگر جن لوگون کے ذریعہ اور ہاتھون سے اسکی نصرت ہمارے شامل حال ہوئی وہ بھی قابل شکر کے ہین جہانتک میرا خیال بلکہ یقین ہے وہ یہ ہے کہ ابھی تک ان لوگون مین تعصب نہین ہے اور آئندہ کا حال خدا کو معلوم ہے اور اسی لئے مین کہتا ہون کہ اگر ان لوگون کو خدمت دین ہی مطلوب ہے اور انکی غرض خدا کو راضی کرنا ہے تو چھپ کر بیٹھ رہنے سے کیا فائدہ۔ انکو چاہیئے کہ خدمت دین کا سیلاب بہتر مین لین۔

گورنمنٹ کیطرف سے کسی قسم کی سختی ہرگز نہین ہے لوگون کو تبلیغ اور اتمام حجت کرین یہ خیال بالکل غلط ہے کہ واعظ لوگون کو گورنمنٹ گرفت کرتی ہے ہرگز نہین ہان جو لوگ مفسد ہوتے ہین وہ ضرور خود ہی گرفت کے قابل ہوتے ہین گورنمنٹ کا اسمین کیا قصور۔ اب تو عیسویت کا یہ حال ہے کہ اسپر خود بخود موت آ رہی ہے خود ان کے بڑے بڑے عالم اور فاضل تثلیث کے پکے دشمن ہو گئے ہین اور نئی تعلیم نے ان کے دلو مین یہ بات کوٹ کر بھر دی ہے کہ بناوٹی خدا اب کام نہین آسکتا۔ پادری تو نکی یہ حالت ہے کہ صرف ٹکڑے کی خاطر کام کر رہے ہین اگر ایکدن تنخواہ کو دیر ہو جاوے تو کام چھوڑ دیتے ہین اور خود عیسائی مذہب کی رد مین کتابین لکھتے ہین اب زمانہ کسر صلیب کا ہے تقریر کے مقابلہ پر تلوار سے کام لینا بالکل نادانی ہے خداتعالےٰ قرآن شریف مین فرماتا ہے کہ جسطرح اور جن آلات سے کفار لوگ تم پر حملہ کرتے ہین انہی طریقون اور آلات سے تم ان لوگون کا مقابلہ کرو۔ اب ظاہر ہے کہ ان لوگون کے حملے اسلام پر تلوار سے نہین ہین بلکہ قلم سے ہین لہذا ضرور ہے کہ ان کا جواب قلم سے دیا جاوے اگر تلوار سے دیا جاویگا تو یہ اعتدا ہوگا جس سے خداتعالےٰ کی صریح ممانعت قرآن شریف مین موجود ہے۔ ان اللہ لا یحب المعتدین پھر اگر عیسائیونکو قتل بھی کر دیا جائے تو اس سے وہ وساوس دور نہون گے جو کہ دلون مین بیٹھے ہوئے ہین بلکہ وہ اور پختہ ہو جاوینگے اور لوگ کہینگے کہ واقعی اہل اسلام کے پاس اپنے مذہب کی حقانیت کی کوئی دلیل نہین ہے لیکن اگر شیرین کلامی اور نرمی سے ان کے وساوس کو دور کیا جاوے تو امید ہے کہ وہ سمجھ جاوین گے اور ہم نے دیکھا کہ بعض عیسائی لوگ جو یہان آتے ہین انکو جب نرمی سے سمجھایا جاتا ہے تو اکثر سمجھ جاتے ہین۔ اور تبدیل مذہب کر لیتے ہین جیسے کہ ماسٹر عبدالحق صاحب نو مسلم آئیں ہماری رو تو یہ ہے کہ جہانتک ہو سکے کمربستہ ہو کر دین کی خدمت مین مصروف ہون کیونکہ یہ وقت اسی کام کیلئے ہے اگر اب کوئی نہین کرتا تو اور کب کریگا۔

بعض ایسے لوگ جن تک حضور علیہ السلام کی بعثت اور دعاوی کی مفصل کیفیت نہین پہنچی تا ہم وہ حسن ظن رکھتے ہین اور بسبب دوری کے قطعی یقینی فیصلہ نہین کر سکتے اُن کے ذکر ہونے پر فرمایا کہ نیک لوگون کا یہی شیوہ ہوتا ہے کیونکہ انکو کامل علم نہین ہے اور علم اصل مین اسی کو کہتے ہین جبکہ انسان کی واقفیت روئیت کی قائمقام ہو

الہامات کی ذکر پر فرمایا کہ قضا و قدر کے اسرار چونکہ عمیق در عمیق ہوتے ہین اسلئے بعض وقت الہامات اور رؤیا کی تفہیم مین انسانونکو غلطی لگ جاتی ہے مذکورہ بالا تقریر فرما کر حضرت اقدس تشریف لیگئے مگر پھر بہت جلد تشریف لائے اور فرمایا کہ عصر کا وقت ہو گیا ہے۔ اذان ہو جاوے خانصاحب شاہ دیجان اذان دینے گئے اور حضور علیہ السلام نے مجلس فرمائی چونکہ اسوقت اہل اسلام مین سے بھی مخالف اور منکر حضرت مسیح موعود الہام کے مدعی ہین اور وہ دعوےٰ کرتے ہین کہ ہمکو حضرت مرزا صاحب کے کاذب اور دجال ہونیکے بارے مین خداتعالےٰ کی وحی ہوئی ہے اور پادری بعض مذاہب غیر از اسلام مین بھی ایسے لوگ پیدا ہوگئے ہین جو کہ اپنی مذہب کی تصدیق کے بذریعہ الہام مدعی ہین اسلئے اسی بیماری کی جواب مین حضور علیہ السلام نے ایک لطیف تقریر فرمائی جو کہ بہت ہی غور اور توجہ کی قابل ہے۔

اقوال الٰہی مین اختلاف ہے تو افعال الٰہی سے نتیجہ نکالو!

ہر ایک شخص اپنی حالت کی لحاظ سے معذور ہوتا ہے اس لئے ان مین فیصلہ کا ایک عمدہ طریق ہے جسے ہم پیش کرتے ہین اسوقت مختلف اقوام جن کا اسلام سے بھی کوئی تعلق نہین ہے الہام کے مدعی ہین دس سال کا عرصہ گذرا کہ ایکدفعہ امرتسر سے ایک سکھ کا خط آیا کہ مذہب سکھ کی سچا ہونے کی نسبت مجھے الہام ہوا ہے اور ایسے ہی ایک انگریز نے الٰہ آباد سے لکھا کہ مجھے عیسویت کی سچا ہونے کی نسبت الہام کے ذریعہ سے اطلاع دیگئی ہے اور ایک مولوی عبداللہ صاحب غزنوی جنکو مین نیک جانتا ہون انکی اولاد امرتسر مین ہے انکو بھی دعویٰ الہام کا ہے اور وہ

کہتے ہیں کہ ہمیں الہام ہوتا ہے کہ یہ سلسلہ جھوٹا ہے اور مرزا صاحب کاذب اور دجال ہیں پھر ادھر ہماری جماعت میں بھی ہزارہا ایسے آدمی ہیں جنکو الہام اور رویا کے ذریعہ سے یہ اطلاع ملی ہے اور خود رسول اللہ صلعم نے زبان مبارک سے تصدیق کی ہے کہ یہ سلسلہ منجانب اللہ ہے اور یہی ذریعہ انکی بیعت کا ہوا ہے۔ تو اب ان مختلف اقسام کے الہاموں میں جلدی سے فیصلہ تجویز کرنا تقوے سے بعید ہے اسلئے میں جلدی کو پسند نہیں کرتا انسان کو چاہئے کہ صبر اور دعا سے کام لے اور تقوے کے پہلو کو ہاتھ سے نہ چھوڑے ان اللہ مع الذین اتقوا

اسوقت خود اسلام میں کئی فرقے موجود ہیں جو کہ ایکدوسرے کی تردید کر رہے ہیں پھر دوسرے مذاہب کے حملے الگ ہیں ایک کتاب ترک اسلام لکھی گئی تھی اور اب ایک تہذیب الاسلام لکھی گئی ہے جسمیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر سخت فحش اور شرمناک حملے کئے گئے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کل مذاہب اور فرقوں میں ایک جنگ چل رہی ہے اور ہر ایک کا دعوے یہی ہے کہ ہم حق پر ہیں پس ایسی حالت میں فیصلہ کرنا ایک آسان امر نہیں ہے یا تو اللہ تعالے اپنے فضل سے کسیکو فہم دے اور رشد عطا کرے۔ اور یا خود انسان جلدی نہ کرے اور صبر اور دعا سے کام لے تاکہ وقت پر حقیقت کھلجاوے کہ خدا کی تائید اور نصرت کس کے شامل حال ہے کیونکہ جھوٹے مذہب کیساتھ اسکی نصرت اور تائید کبھی شامل نہیں ہو سکتی اگر جھوٹے مذہب کی بھی ویسی ہی خاطر خدا کو ہو۔ جو کہ سچے مذہب کی ہوتی ہے تو پھر سچ اور جھوٹ کا امتیاز کرنا محال ہو جائیگا اسلئے آنحضرت صلعم نے جیسے کہ قرآن شریف میں درج ہے یہ جواب دیا کہ اعملوا علی مکانتکم انی عامل کہ اگر تم لوگو نپر میرا سچا ہونا مشتبہ ہے تو تم بھی اپنی جگہ عمل کرو۔ میں بھی کرتا ہوں انجام پر دیکھ لینا کہ خدا کی تائید اور نصرت کس کے شامل حال ہے جو امر خدا کیطرف سے ہوگا وہ بہرحال غالب ہو کر رہیگا۔

واللہ غالب علی امرہ۔

ان مختلف الہامات کے فیصلہ کیلئے یہی دراصل یہی معیار ہے کیونکہ ایک طرف تو اہل اسلام الہام کے مدعی ہیں دوسریطرف سکھ وغیرہ بھی پس اگر یہ سب الہامات خدا کیطرف سے سمجھے جائیں تو پھر یہ بھی ماننا پڑیگا کہ خدا بھی بہت سے ہیں کیونکہ اگر وہ سب ایک ہی کا کلام ہے تو آپس میں ایکدوسرے کی ضد کیوں ہیں کہ وہی خدا ایک کو کہتا ہے کہ فلاں شخص سچا ہے اور دوسرے کو کہتا ہے کہ جھوٹا ہے پس اسمیں فیصلہ کی جو آسان ترین راہ ہے وہ یہ ہے کہ ایک قول ہوتا ہے اور ایک فعل اگر قول میں اختلاف ہو تو اب فعل کی انتظار چاہئے قول پر اگر فیصلہ کا مدار رکھا جاوے تو اسکی نظیر دوسری جگہ نکل آتی ہے اور دوسرا کہتا ہے کہ مجھے یہ الہام ہوا ہے کہ تم کذاب ہو۔ لیکن فعل کو کہاں چھپا سکینگے اسکی مثال تو ایک سورج کی ہے جسکی رویت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا ہے قول سے مراد ہماری وحی الٰہی ہے اور فعل سے نصرت اور تائیدات الٰہیہ لیکن اگر کوئی یہ کہے کہ فعل کو دکھلاؤ تو یاد رہے کہ اس کا جلدی ظاہر کرنا ہمارا اپنا اختیار نہیں ہے اور کسی نبی کے اختیار میں بھی یہ بات نہیں ہوئی کہ وہ آیات اللہ کو جب چاہے دکھلا دیوے ہاں خلق اللہ کیخاطر ان کو اس قسم کے اضطراب ضرور ہوتے ہیں اور وہ خواہاں ہوتے ہیں مگر آخر آیات خدا کے ہاتھ میں ہیں اور وہ اپنے مصالح سے ان کو کھولتا ہے آنحضرت صلعم کو بھی بڑا اضطراب تھا تو خدا تعالے نے وحی کی کہ تو آسمان پر زینہ لگا کر جا اور ان کو نشان لا دے۔ اگر ہم کاذب اور دجال ہیں تو صبر کرو۔ خدا تعالے فرماتا ہے

ان یک کاذبا فعلیہ کذبہ وان یک صادقا یصبکم بعض الذی یعدکم

جب سے دنیا قایم ہوئی ہے یہ کبھی اتفاق نہیں ہوا کہ خدا تعالیٰ نے کاذب کی تائید کر کے سچوں کو شکست دی ہو آنحضرت صلعم کے زمانہ میں آپ کے مقابلہ پر الہام کے مدعی موجود تھے اور وہ آپ کو جھوٹا خیال کرتے تھے مسیلمہ کذاب بھی انہیں میں تھا اگر قول پر مدار ہوتا تو اشتباہ رہتا۔ مگر آخر فعل الٰہی نے فیصلہ کر دیا دیکھ لو کہ اب کس کے دین کا نقارہ بج رہا ہے کس کا نام روشن ہے جو خدا کی طرف سے ہوتا ہے اس کو برکت دیجاتی ہے وہ بڑھتا ہے وہ پھیلتا اور پھولتا ہے اور اس کے دشمنوں پر اسے فتح پر فتح ملتی ہے۔ لیکن جو خدا کی طرف سے نہیں ہوتا وہ مثل جھاگ کی ہوتا ہے جو کہ بہت جلد نابود ہو جاتا ہے خدا کو کوئی دھوکا نہیں دیسکتا جسکا مدار تقوے پر ہوگا اور جس کے خدا کے ساتھ پاک تعلقات ہوں گے اسکی نصرت ہوگی یہ صرف ہمارے ساتھ ہی نہیں ہے کہ اسوقت اور ملہم ہمیں جھوٹا قرار دیتے ہیں۔ بلکہ عیسے علیہ السلام اور موسےٰ علیہ السلام کے زمانہ میں بھی ایسے لوگ موجود تھے جو کہ ملہم تھے اور روح ان نبیوں کی تکذیب کرتے تھے تو اسوقت کے دانا ہوں نے یہی فیصلہ دیا تھا کہ جو سچا ہوگا اس کا کاروبار بابرکت ہوگا۔ پس اب بجز اس بات کے اور فیصلہ نہیں نظر آتا کہ اگر قول میں پیچیدگی ہے تو فعل کو دیکھو۔ لیکن میں پھر کہتا ہوں کہ مجھ سے یہ درخواست کہ فعل ظاہر ہو۔ عبث ہے میں تو ایک عاجز بندہ ہوں یہ خدا کا کام ہے کہ جو فعل وہ چاہے ظاہر کرے میں کیا ہوں خود رسول اللہ صلعم نے یہی جواب دیا کہ انما الآیات عند اللہ انما انا بشیر و نذیر۔ انبیاء کا کام بازیگروں کیطرح چٹکے دکھانا نہیں ہوتا وہ تو خدا کے پیغام رساں ہوتے ہیں علمی بحث الگ ہے اور الہامی بحث الگ ہے مختصر فیصلہ یہی ہے کہ اگر قول میں تعارض ہو تو فعل خود فیصلہ کر دیگا۔ ایک مفتری تحصیلدار گورنمنٹ سے عزت نہیں پا سکتا اور گرفتار کیا جاتا ہے۔ تو مفتری علی اللہ کیسے اسکا محبوب ہو سکتا ہے اور وہ کب اوسکی تائید کر سکتا ہے اگر سچے کی عزت بھی ویسی ہو جیسا کہ جھوٹے کی۔ تو پھر دنیا سے امان اٹھ جاویگا۔ پس یاد رکھو کہ قول کے اشتباہ فعل سے ہی دور ہو سکتے ہیں میرے ساتھ جو وعدے خدا کے ہیں وہ ۲۵-۳۰ سال پیشتر براہین میں درج ہو چکے ہیں اور بہت سے پورے ہو گئے ہیں جو باقی ہیں جا ہو۔ تو ان کا انتظار کرو۔ الہام میں دخل شیطانی بھی ہوتا ہے جیسے کہ قرآن شریف سے بھی ظاہر ہے مگر جو شخص شیطان کے اثر کے نیچے ہو اسے نصرت نہیں ملا کرتی۔ نصرت اسے ہی ملا کرتی ہے جو رحمان کے زیر سایہ ہو۔ ہم اپنی زبان سے کسی کو مفتری نہیں کہتے جبکہ وحی شیطانی بھی ہوتی ہے تو ممکن ہے کہ کسی سادہ لوح کو دھوکا لگا ہو۔ اسلئے ہم فعل الٰہی کی سند پیش کرتے ہیں رسول اللہ صلعم نے بھی یہ پیش کی تھی اور خدا تعالیٰ نے فعل پر بہت مدار رکھا ہے ولو تقول علینا لاخذنا منہ بالیمین۔ ہیں فعل ہی کا ذکر ہے پس جبکہ یہ مسنون طریق ہے تو اس سے کیوں گریز ہم لوگوں کے سامنے ہیں اور اگر فریب سے کام کر رہے ہیں تو خدا تعالے ایسے عذاب سے ہلاک کریگا کہ لوگوں کو عبرت ہو جاویگی۔ اور اگر یہ خدا کی طرف سے ہے اور ضرور خدا کی طرف سے ہے تو پھر دوسرے لوگ ہلاک ہو جاوینگے۔

الحکم بذریعہ مشین کیونکر چھپا جا سکتا ہے؟

دو تین ہفتوں سے الحکم کے ذریعہ یہ خبر ناظرین اور بہی خواہان الحکم کو پہونچی ہے کہ چھپائی کی مشکلات کو آسان کرنیکی خاطر یہ تجویز زیر نظر ہے کہ انوار احمدیہ پریس میں سردست کم از کم ایک مشین منگوائی جاوے۔ تا وقتیکہ انجن کے منگوانے کا انتظام نہو سکے دستی چلے۔

ناظرین الحکم میری اس بلند پروازی یا شیخ چلی کے سے خیالات کو حیرت اور تعجب کی نظر سے دیکھینگے کہ ایک طرف بقایا داروں کا شکوہ کیا جاتا ہے دوسریطرف مشین منگوانے کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ تیسریطرف مالی مشکلات کا دفتر کھلا ہے یہ کیا راز ہے؟ میں بجائے خود حیران ہوں کہ فی الحقیقت اس قسم کی مشکلات درپیش ہیں لیکن اسپر بھی مجھے کچھ ایسا یقین ہو رہا ہے کہ وہ وقت خدا تعالے چاہے تو دور نہیں کہ انوار احمدیہ پریس میں ولایتی مشین چلے گی۔

کیونکہ خدا تعالیٰ کی عجیب در عجیب قدرتوں کے جو تماشے اور کرشمے مینے اپنی زندگی اور الحکم کے اجرا و اشاعت میں دیکھے ہیں وہی کرشمے مجھے یقین دلاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ساری مشکلات کو آسان کر دے گا۔ کس کو یہ وہم و گمان ہو سکتا تھا کہ وہ اخبار جو آج آٹھ سال پہلے محض بے سروسامانی کی حالت میں جاری کیا جاتا ہے بارور ہوگا اور قوم اسے محبوب بنالیگی اور اسے سلسلہ عالیہ احمدیہ کا مسلم آرگن سمجھا جائیگا۔ پس جس رحیم و کریم مولیٰ نے اسطرح ذرہ نوازی کی ہے اس سے آئندہ کیا کیا میری امیدیں وابستہ نہیں ہیں۔ مجھے کامل یقین ہے اور اسی یقین کی بنا پر مینے الحکم کے سب سے پہلے پرچہ میں کہا تھا کہ اگر الحکم ملکی خیر سگالی اور نوع انسان کی بھلائی کیلئے شایع ہوتا ہو تو کامیاب ہو جائیگا۔ اوسی یقین کی بنا پر میں اب بھی کہتا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ نافع الناس وجود ہے تو انشاء اللہ العزیز کسی نہ کسی رنگ میں یہ ملک اور قوم کیلئے نفع رساں ثابت ہوتا رہیگا اور بڑھے گا اور پھیلے گا اور پھولے گا۔

بعض بزرگوں کو ایسی باتیں عجب اور خودستائی کے رنگ میں نظر آیا کرتی ہیں مگر میں انہیں معذور سمجھتا ہوں نہ اسلئے میں اپنا کام کئے جاتا ہوں

جہانتک مجھ سے ہو سکتا ہے اور خدا کا فضل جہانتک میری دستگیری کرتا ہے۔ بہر حال بات اصل مطلب سے نکل جاتی ہے میرا مطلب اس تحریر سے صرف یہ ہے کہ میں ظاہر کروں کہ الحکم مشین کے ذریعہ کیونکر چھپایا جا سکتا ہے حالانکہ اسکی مالی حالت اور نا کافی اشاعت ابھی اسکی اجازت نہیں دیتی کہ اسقدر خرچ کثیر کا بوجھہ اسپر یا اپنے اصلی عنوان میں قوم پر ڈالا جاوے۔ [illegible] کمیٹی کئی ہزار کا خرچ کرنا پڑیگا۔ لیکن قوم مطمئن رہے کہ میں اس کام کے لئے کسی سے ایک پائی بھی چندہ نہیں مانگتا ہاں ایک امر ضرور پیش کرتا ہوں جو اس سے بالکل الگ ہے اور جس کا اثر الحکم کی توسیع اشاعت پر بھی پڑتا ہے اور ان مشکلات مالی میں بہا کافی مدد مل جاتی ہے۔ اور وہ کچھہ مشکل بھی نہیں ہے۔ اگر الحکم کے کل خریدار اپنی جگہ عزم بالجزم اور عہد موثق کر لیں کہ وہ آیندہ جولائی ۱۹۰۵ء تک پانچ پانچ خریدار بہم پہونچا دینگے تو ان کا یہ قومی اخبار انشاء اللہ ہر پہلو کے لحاظ سے مستقل اور مضبوط ہو جائیگا اور کثرت اشاعت کے ساتھہ مشین کے منگوا لینے کے پورے سامان بہم پہونچ جاوینگے۔

اس کے علاوہ ایک اور طریق بھی کارخانہ کو اسبارہ میں سہولت بہم پہونچانے کا ہے اور وہ یہ ہے کہ قریباً دو ہزار روپیہ مطبع کا خریداران الحکم کے ذمہ بقایا ہے اگر اہل الرائے اور بارسوخ مقامی اصحاب اس کام میں مدد دینے کا وعدہ کریں تو یہ ایک رقم معقول امداد ہے میں ایک جدا چٹھی الحکم کے معزز اور بارسوخ اصحاب کی خدمت میں اس غرض سے بھیجونگا۔ کہ وہ توسیع اشاعت کیلئے مدد دیں۔ اور بقایا داروں کی فہرست بھی ان کے پاس بغرض وصولی بھیجدونگا۔

الغرض یہ طریق ہے مجھے اس کام میں مدد دینے کا۔ جو لوگ الحکم کے ساتھہ خاص دلچسپی اور مذاق رکھتے ہیں وہ اٹھیں اور قوم میں اس تحریک کو عام کریں۔ آیندہ چھ مہینوں تک توسیع اشاعت کا کالم بدستور کھلا رہیگا مجھے کم از کم ۸۰۰ جدید خریداروں کی ضرورت سردست ہے جو الحکم کے دو سو آدمی ہی پورا کر سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ خود اس امر کو سرپرستان الحکم کے دل میں القا کرے کہ وہ اسکی ضرورت اور پابجائی کی طرف توجہ کر سکیں ساری توفیقیں اور نصرتیں اسی سے آتی ہیں اور وہی بہترین کارساز ہے۔

مذہبی دنیا پر سرسری نظر

ڈاکٹر ڈوئی کے حریف امریکہ کے مشہور و معروف عیسائی پیغمبر ڈاکٹر ڈوئی کیطرح ولایت میں بھی ایک فرقہ کرسچن سائنس نام سے پیدا ہوا جس کا دعویٰ ہے کہ اس کے ممبر صرف دعاؤں سے بیماروں کو اچھا کر دیتے ہیں انہیں کا ایک جوڑا مسٹر اور مسز [illegible] میں جنہوں نے مشہور کر دیا ہے کہ شاہنشاہ چین کی ماں کو انہوں نے عیسائی کر دیا ہے۔

مجھے اس سے بحث نہیں کہ شاہنشاہ کی والدہ عیسائی ہو گئی ہے یا نہیں بلکہ مجھے یہ کہنا ہے کہ اس زمانہ میں مذہب کے نام سے جو کچھہ بھی ہے ضرور ہے کہ وہ ابھر آوے تاکہ مسیح موعود کا دعویٰ لیظہرہ علی الدین کلہ پورا ہو اور میرا ایمان ہے کہ جس رنگ میں کوئی مذہب پیش ہو اس رنگ میں اس کے ابطال کا حربہ مسیح موعود کو دیا گیا ہے۔

ہندوستان کا آیندہ مذہب اس سوال پر عیسائی اخبارات نے بارہا طبع آزمائیاں کی ہیں ۱۸۹۶ء میں لنڈن کے مشہور اخبار سپکٹیٹر نے مسلمانوں کے دنیا میں منتشر ہونے پر ایک مبسوط آرٹکل لکھا تھا اسوقت میں نے ارادہ کیا تھا کہ اپنی سمجھہ اور فہم کے موافق اسپر ایک آرٹکل لکھوں اتفاق سے وہ نوٹ مجھے مل گئے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اس آرٹکل کیلئے یہی ایام خدا تعالیٰ نے مقدر کر رکھے تھے پس اگر خدا تعالیٰ نے توفیق دی تو وہ الحکم کی کسی اگلی اشاعت میں انشاء اللہ ایک لطیف مضمون پڑھیں گے۔ یہ تو جملہ معترضہ تھا اب میں یہ ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ مدراس کے لارڈ بشپ نے حال ہی میں رسالہ ایسٹ اینڈ ویسٹ میں ایک آرٹکل لکھا ہے جسمیں یہ ثابت کرنیکی کوشش کی ہے کہ ہندوستان کا آیندہ مذہب عیسائی ہوگا میں اس مضمون پر اس اپنے موعودہ مضمون میں نظر کرونگا مگر سردست یہ ظاہر کر دینا کسی صورت میں نامناسب نہیں کہ کم از کم عیسائی مذہب کے حامیوں کو اہل ہند کی حالت میں وہ آثار اور علامات ضرور ملتے ہیں جو عیسائیت کے قریب نہیں لا رہے ہونگی جبکو دیکھکر وہ اس قسم کی پیشگوئیاں کرنے کے عادی ہو رہے ہیں۔ میں اس سے یہ نتیجہ نکالنے کا حقدار ہوں کہ لاریب یہی حالت مسیح موعود کی بعثت کی زبردست دلیل ہے۔ طبائع میں نصرانیت کی طرف میلان خواہ کسی رنگ میں ہو اس امر کا داعی ہے کہ مسیح موعود آوے چنانچہ آنے والا آگیا اب اس کے آنے کے بعد کسی مذہب کی کامیابی اور اس کا عالمگیر مذہب ہو جانا۔

این خیال است و محال است و جنون

سید جماعت علی شاہ کے نام خط

سیالکوٹ میں جب اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لے گئے ہیں تو سید جماعت علیشاہ اور انکے لوگوں نے جسقدر مخالفت میں شور و شر اٹھایا وہ ناظرین الحکم معلوم کر چکے ہیں حضرت حکیم الامۃ جو ہمیشہ واقعات کو عابر نظر سے دیکھا کرتے ہیں سید جماعت علی شاہ کی کارروائی کو تعجب سے دیکھتے تھے چنانچہ آپ نے دارالامان سے سید صاحب کو یکم جنوری ۱۹۰۵ء کو مندرجہ ذیل خط لکھا جسکی ایک نقل حسن اتفاق مجھے بھی ملگئی ہے میں اسے فائدہ عام کیلئے شایع کرتا ہوں۔ یاد رہے یہ خط سید جماعت علیشاہ صاحب کو ان کے مرید منشی احمد دین کی معرفت بذریعہ ڈاک بھیج گیا ہے۔ ایڈیٹر

از قادیان یکم جنوری ۱۹۰۵ء

مکرم معظم سید صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

میرے مشایخ میں حضرت شاہ عبد الغنی مجددی نقشبندی مہاجر مدینہ علیہ الرحمۃ تھے میں ان کے اخلاق، عادات اور اطوار کو بڑی عظمت اور وقعت سے اب تک دیکھتا ہوں۔ اور میں اون کو تہذیب کا معیار بناتا ہوں تو بہت سے کاموں کو کامل یقین کرنے کا مجھے موقعہ مل جاتا ہے۔ جناب نقشبندی سلسلہ کے ایک بزرگ ہیں اور چونکہ میں بھی اوس سلسلہ کا مستفیض انسان ہوں اسلئے مجھے حق پہونچتا ہے کہ میں اپنے سلسلہ کے لوگوں کی نسبت کوئی عیب دیکھوں تو ظاہر کروں۔ آپنے سیالکوٹ میں دکھایا ہے کہ وہ لوگ جو مولویت کے بڑے فخر کا اظہار کرتے ہیں اور پیرزادگی کے باعث جو اپنے آپ کو خود زکی کہتے ہیں آپکے مقرب سمجھے جاتے تھے۔ اور مرزا کا مقابلہ ایسی طرح سے کیا جاتا تھا کہ جو آپ کے تقویٰ و فضل اور آپکے شیخ نقشبندیہ اور روحانی تربیت کی طرف سے توجہ ہونیوالے کے بالکل خلاف نظر آتے تھے۔ میں مانتا ہوں کہ مرزا کا کوئی دعوےٰ آپکو ناگوار ہو یا ناگوار ہو گیا مگر اہل اللہ کا مقابلہ اس طرح نہیں چاہئے تھا جسطرح آپ نے کیا ہے۔ سب دل اللہ تعالیٰ کے فضل کے نیچے ہوتے ہیں۔

والسلام۔ نور الدین۔

ناظرین سے پانچ منٹ

مبارکبادی کے خطوط۔ اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تربیت اور پیشگوئی پورا ہونے کے متعلق **مبارکبادی** کے خطوط اور اشعار بدستور آرہے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ قلوب مومنین کو اللہ تعالیٰ نے بہت بڑی سکینت و اطمینان عطا فرمایا ہے الحمد للہ۔ **افسوس** ہے میں ان سب **خطوط** اور **اشعار** کو الحکم میں درج کرنے کیلئے جگہ نہیں پاتا جن احباب کے خطوط درج نہوں وہ امید ہے مجھے معذور سمجھیں گے۔

درخواست دعا۔ بابو نور الدین صاحب کلرک ڈاکخانہ گورداسپور اپنے عزیز بھائی کیلئے جس کا نام محمد عثمان ہے اور جو لاہور میں بیمار ہے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

نماز جنازہ۔ مولوی جمال الدین صاحب سیدوالہ کے رہنے والے حضرت اقدس کے ایک پرانے اور مخلص مرید تھے ان کے انتقال کی خبر مولوی عبد الحق صاحب کے ذریعہ ملی ہے احمدی جماعتیں اپنے مخلص بھائی کا جنازہ غائب پڑھیں۔ ایسا ہی پنڈی چیری سے میاں احمد دین زرگر اپنی اہلیہ کے فوت ہو جانے پر نماز جنازہ کی درخواست کرتے ہیں۔

توسیع اشاعت ہفتہ زیر اشاعت میں ریاست لس بیلہ سے منشی رحیم بخش صاحب شیدائی نے الحکم کیلئے ایک جدید خریدار روانہ کیا ہے۔

اور منشی غلام نبی صاحب برنچ پوسٹماسٹر نے ۳ خریدار الحکم کیلئے بھیجے ہیں۔ ایسا ہی بابو **عبد الحق** صاحب پوسٹماسٹر سنگھیرہ جو الحکم کے خاص معاونین اور سرپرستوں میں سے ہیں الحکم کیلئے ایک خریدار بھیجتے ہیں اور ابھی اور کئی خریدار بھیجنے کا وعدہ فرماتے ہیں۔

جناب شیخ عبد الرشید صاحب زمیندار میرٹھ سے الحکم کے دو خریدار اپنی جیب خاص سے بھیجتے ہیں علاوہ بریں ۸ جدید خریدار اپنی درخواست پر **الحکم** کی برادری میں شامل ہوئے جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

امداد مدرسہ تعلیم الاسلام سکول کی امداد کیلئے حضرت مخدوم الملۃ مولوی عبد الکریم صاحب کی دو ہزار روپیہ کی اپیل پر میں نے ناظرین الحکم سے چاہا تھا کہ اگر وہ دو دو روپیہ بھیجدیں تو یہ رقم بہت جلد جمع ہو جاتی ہے۔ ڈاکٹر ممتاز علی خان صاحب میانمیر سے اس تحریک کے موافق دو روپے بھیجنے کو آمادہ ہیں سید ممتاز علیشاہ صاحب کیس بک ۱۲ نے سبقت کر کے دو روپیہ بھیجدیے ہیں

ایک خطرناک پولیٹیکل غلطی

مجھے دہلی سے میرے معزز بھائی منشی عبدالعزیز صاحب نے آگاہ کیا ہے کہ ایڈیٹر کرزن گزٹ کی منشیانہ چالاکیوں کی بدولت ایک اخبار نویس کو سخت مغالطہ ہوا ہے اور اسکی وجہ سے وہ ایک خطرناک پولیٹیکل غلطی کا ارتکاب کر بیٹھا ہے۔ جس سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف کم از کم گورنمنٹ آف پنجاب کو گمراہی ہو سکتی ہے اگرچہ ہز آنر سر چارلس ریواز کی دانشمند اور بیدار مغز گورنمنٹ سے ہم احمدی ہر طرح مطمئن ہیں لیکن تحریری طور پر ایک غلط واقعہ جبکہ ہز آنر کی میز تک بصورت میموریل پہونچایا گیا ہے اسلئے یہ ضروری ہے کہ اسکی فوری تردید کیجاوے۔ پس میں نہایت ادب کے ساتھ ہز آنر لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب کی خدمت عالیہ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ ہمارے نازک پوزیشن پر انصاف کے ساتھ نظر کریں ایک ایسی تحریر جو لاریب ایڈیٹر شیعہ کے بیان کے موافق رنجیدہ اور دل آزار ہے ہرچند وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پیشوا اور امام حضرت مرزا غلام احمد صاحب رئیس اعظم قادیان (جن کے خاندان نے ۱۸۵۷ء کا طوفان بے تمیزی میں سرکار دولتمدار کی دوستانہ اور وفادارانہ مدد کی تھی) کی تحریر نہیں ہے بلکہ مرزا حیرت ایڈیٹر کرزن گزٹ دہلی اس کا مصنف اور مولف ہے اور اس نے اپنے اخبار میں کچھ ایسے انداز اور طرز سے اسے کوٹ کیا ہے جس سے ایک پڑھنے والے کو مغالطہ پیدا ہوا اور وہ اسے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف منسوب کرے چنانچہ اس کا زندہ اور تازہ ثبوت یہ ہے کہ سید حیدر حسین صاحب ایڈیٹر شیعہ نے اپنے رسالہ کے ذریعہ ایک میموریل بھیجکر دادرسی اور انصاف چاہا ہے اگرچہ سید حیدر حسین صاحب نے جلدی کی اور پوری تحقیق اور تفتیش سے کام نہیں لیا۔ تاہم ہمیں شک نہیں کہ وہ ان الفاظ سے متاثر ضرور ہوا ہے۔ اسلئے میرا بحیثیت ایڈیٹر الحکم یہ فرض ہے کہ میں اس غلط فہمی کو دور کرنے کی کوشش کروں۔

اصل بات یہ ہے کہ کچھ عرصہ سے مرزا حیرت ایڈیٹر کرزن گزٹ دہلی نے اپنے اخبار میں "مولوی مرزا غلام احمد قادیانی" کے عنوان سے کئی ماہ سے ایک مسلسل مضمون شروع کر رکھا ہے جسمیں حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب کے دعاوی اور دلایل پر معقول اور متین نکتہ چینی کو چھوڑ کر لاطایل اور خیالی امور پر ایڈیٹر مذکور طبع آزمائی کر رہا ہے۔ اس کے جواب میں ان کے حالات سے پورے واقف و ماہر ایک دہلوی بھائی نے ایک سلسلہ مضامین کا البدر میں شایع کیا ہے جسکو وہ اب حیرت کی حیرانی کے نام سے بصورت رسالہ شایع کرنیوالے ہیں۔ اس سلسلہ جواب میں دہلوی احمدی نے یہ طریق اختیار کیا کہ جو اعتراض وہ حضرت اقدس کی کسی تحریر پر کرتے اس قسم کا مضمون وہ خود ان کی ہی تحریروں سے نکالکر پیش کر دیتے۔ چنانچہ اس طریق جواب میں حیرت صاحب کو کوئی جواب نہیں بن پڑا۔

مرزا حیرت نے کہیں لکھا تھا کہ شرفا کا یہ کام نہیں ہوتا کہ بات بات میں گالی گلوچ پر اتر آئیں اسپر دہلوی محبّ نے مرزا حیرت کی اپنی تصنیفات سے ان گالیوں اور بدزبانیوں کی ایک فہرست دی جو انہوں نے دوسرے لوگوں کی نسبت استعمال کی تھیں۔ ایسا ہی حیرت نے اپنے کسی مضمون میں یہ نکتہ چینی کی تھی کہ یہ خیال بیہودہ ہے کہ احمدی تو طاعون سے نہ مریں اور رسول صلعم کے امتی طاعون سے مر جاویں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی حیرت نے غیر احمدی کا ترجمہ خود کر لیا تھا بحالیکہ ایسا کوئی فقرہ ہماری تحریر میں نہ تھا۔ اسپر خود حیرت صاحب کی تحریروں سے اخذ کر کے ۲۴ اگست ۱۹۰۴ء کے البدر میں ایک فہرست ان الفاظ کی شایع کی گئی تھی جن کے ذریعہ امت مرحومہ کے دوسرے افراد کو حیرت صاحب نے اسلام سے خارج کیا تھا اسپر حیرت صاحب نے یکم اکتوبر کے کرزن گزٹ میں اس مضمون پر کچھ ایسے انداز سے نکتہ چینی کی جس سے پبلک کو مغالطہ مل گیا کہ یہ خود حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب کے الفاظ میں چنانچہ ایڈیٹر شیعہ نے بھی دہوکا کھایا۔ اور اسے میموریل بھیجنے کی ضرورت ہوئی جو مضمون منشی عبدالعزیز صاحب نے مع اپنے ریمارکس کے میرے پاس بھیجا ہے۔ میں اسے ذیل میں درج کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ منشی سید حیدر حسین صاحب اس غلطی اور فروگذاشت کی جو ان سے جلد بازی میں ہوئی ہے تلافی کرینگے انہوں نے بلاوجہ معقول اور

بلاتحقیق ایک ایسی جماعت کے امام و پیشوا کے متعلق گورنمنٹ پنجاب کو مس ریپریزنٹ کیا ہے جو ہندوستان کی ۳ لاکھ وفادار رعایا کا امام ہے اور جس کا خاندان گورنمنٹ انگلشیہ کا مسلمہ وفادار دوست ہے۔ اگرچہ میں جانتا ہوں کہ سید حیدر حسین صاحب اس رنج اور گھبراہٹ کی وجہ سے جو مرزا حیرت کے الفاظ سے انہیں قدرتی طور پر ہونی چاہئے تھی صحیح فیصلہ نہیں کر سکے تاہم اب واقعات کے کھل جانے پر انہیں تلافی مافات کا موقع ہے جس میں انکی نیک نیتی اور سلامت روی ہے امید کرتا ہوں ان کا فرض ہے کہ وہ رسالہ شیعہ کی قریب ترین اشاعت کے ذریعہ اسکی تردید اور معذرت کریں اور بذریعہ خاص چٹھی ہز آنر لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب کو اطلاع دیں اور ہز آنر سر چارلس ریواز کی دانشمند اور مدبر معاملہ فہم گورنمنٹ سے مجھے کافی امید ہے اور کامل یقین ہے کہ وہ اس میموریل کے اصل باعث اور موضوع کو اپنی زیرکی سے سمجھ لیگی۔

میں ضرورت نہیں سمجھتا کہ اس بیہودہ میموریل کو یہاں درج کروں البتہ منشی عبدالعزیز صاحب کے ریمارک کو جو اسپر دیا گیا ہے یہاں درج کر دیتا ہوں۔ "مرزا حیرت کی تحریروں سے سادہ اور بھولا بھالا ایڈیٹر شیعہ سید حیدر حسین صاحب دہوکہ میں آگیا ہے اور اس نے اپنے رسالہ موسوم بہ شیعہ بابت ماہ اکتوبر ۱۹۰۴ء کے صفحہ ۲۵ پر ہز آنر سر چارلس ریواز کی خدمت میں اپیل کی ہے جسمیں کرزن گزٹ یکم اکتوبر کے مضمون کا حوالہ دیکر مرزا حیرت کے مضمون کو احمدی جماعت کی طرف منسوب کرنے میں غلطی کھائی ہے۔

یہ میموریل دو ایڈیٹروں کی قابلیت کا نمونہ ہے۔ ان میں سے ایک نے اخباری دنیا میں ابھی قدم رکھا ہے۔ لیکن اپنے تئیں زاید از دو کروڑ شیعہ فرقہ کے مسلمانوں کا وکیل ظاہر کرتا ہے دوسرا بہت پرانا ایڈیٹر ہے جسکی عمر کا بڑا حصہ خود اس کے قول کے موافق ایڈیٹری ہی میں گذرا ہے اس میں شک نہیں ہے کہ ایڈیٹری بشرطیکہ اپنے فرایض منصبی کو ایمانداری کے ساتھ ادا کیا جاوے نہایت ہی معزز پیشہ ہے لیکن اس موقعہ پر جسطرح سے زاید از دو کروڑ لوگوں کے وکیل ایڈیٹر صاحب نے دہوکہ کھا کر بغیر تحقیق کئے غلط کارروائی کرنے سے اپنی سادہ لوحی کا ثبوت دیدیا۔

اسیطرح پرانے ایڈیٹر نے واقعی طور پر یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ منشیانہ چال میں اپنا ثانی نہیں رکھتا ہے لیکن ایسی مغالطہ آفرین تحریروں سے کیا نتیجہ نکل سکتا ہے کہ ان سے خود اپنی ہی وقعت کھوئی ہے۔

میاں حیدر حسین صاحب کا میموریل اگر درحقیقت نیک نیتی پر مبنی تھا تو کیا اب ان کا یہ فرض نہیں ہے کہ جس زور شور سے وہ میموریل لکھا گیا تھا اصلی اور سچے واقعات و حالات معلوم ہو جانے پر اس زور شور سے اس کی تردید کی جاوے ہمیں اس بات سے کچھ غرض یا واسطہ نہیں ہے کہ سچے واقعات کی بنا پر وہ دوبارہ کوئی میموریل بھیجیں یا نہ بھیجیں یہاں کی غیرت ایمانی پر منحصر ہے تاہم آیندہ انکی کارروائی سے یہ ضرور معلوم ہو جاویگا کہ جو کچھ انہوں نے اب تک کیا ہے اس کی وجہ دراصل مرزا صاحب کی مخالفت اور عداوت تھی یا غیرت ایمانی اور نیک نیتی مجھے اس بات کا تعجب ہے کہ میموریل میں جو الفاظ کرزن گزٹ سے نقل کئے گئے ہیں وہ بہت ہی معمولی ہیں اگر زیادہ تحقیق کر کے میاں حیدر حسین صاحب حیرتی تصانیف کو دیکھتے تو ان کو معلوم ہو جاتا کہ اس شخص سے زیادہ درشت نویس مشکل سے اور کوئی شخص ہوگا۔ اگر وہ حیرتی تصانیف بھی نہ دیکھتے بلکہ البدر ہی کے پچھلے نمبر منگا کر دیکھ لیتے تو غلط کارروائی بھی نہ کرتے اور ان کو ان الفاظ کا بھی پتہ لگ جاتا جو میموریل والے الفاظ سے کئی درجہ بڑھ کر حیرت صاحب کی تصانیف سے نقل کئے گئے ہیں۔ کیونکہ میموریل والے الفاظ سوانح عمری حضرت عمرؓ مصنفہ حیرت کے دو صفحوں سے نقل کئے ہیں اگر خلافت شیخین اور حیات اعظم مصنفہ حیرت کو شیعہ ایڈیٹر صاحب دیکھیں گے تو ہمارے بیان کی تصدیق ہو جاوے گی۔ اگر وہ چاہیں تو خلافت شیخین کے صفحہ ۹۰۹ و ۱۲۱ و ۳۴ کو پڑھیں اور حیات اعظم کے صفحہ ۱۴۰ کو دیکھیں تو پتہ لگے گا کہ مرزا حیرت کیا کیا گل کترتے ہیں۔"

عبدالعزیز از دہلی

سید امیر علی شاہ صاحب ملہم سیالکوٹی کے الہامات

شاہ صاحب کو جیسا کہ ناظرین کو معلوم ہے ہر روز رویا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی زیارت ہوتی ہے مجھے شاہ صاحب کی حالت دیکھکر میر عباس علی لودہانوی یاد آگئے انہوں نے ایک بار بڑی تعلی اور شیخی سے حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کو رسول نمائی کی دعوت کی تھی۔ اگر وہ آج زندہ ہوتے تو ان کو پتہ لگ جاتا کہ حضرت حجۃ اللہ کے ساتھ سچا تعلق پیدا کرکے شاہ صاحب کو کیا حصہ ملا ہے کہ ہر روز عجیب عجیب مبشر الہام شاہ صاحب کو بلاناغہ ہوتے رہتے ہیں جو وہ ایک بیاض میں لکھ رہے ہیں انشاء اللہ العزیز کسی وقت ان سب الہامات کو یکجا کرکے چھاپ دیا جائے گا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی کا ایک زبردست ثبوت ہے کہ شاہ صاحب ہر روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے حضرت مسیح موعود کو خلیفۃ اللہ امام مامور من اللہ وغیرہ عظیم الشان خطابات سے مخاطب سنتے ہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھے تو یقیناً آپ ہی ہوتے ہیں۔ اب مخالف بتائیں کہ کیا یہ بین اور زندہ ثبوت حضرت اقدس کی سچائی کا بین ہے فتدبروا۔

شاہ صاحب یوماً فیوماً اس سلسلہ میں ترقی پاتے ہیں اور وہ بیان کرتے ہیں کہ یوم حج سے کعبۃ اللہ میں نمازوں کے ادا ہونے کی دن آ رہی ہیں یعنے ہر روز رویا میں میں کعبۃ اللہ میں نماز پڑہتا ہوں۔

شاہ صاحب کا دارالامان میں پہلا ہفتہ

۲۱ جنوری ۱۹۰۵ء قادیان میں ایک عجیب رویا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کبار اور حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا اور یہ الہام ہوا۔ یا ایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین۔ (یہ گویا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق تہا)

۲۲ جنوری ۱۹۰۵ء۔ بعد نماز تہجد درود شریف پڑہتے ہوئے کشفی رنگ میں ایک نورانی تخت پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت عیسےٰ اور حضرت موسیٰ علیہما السلام اور دوسرے انبیاء علیہم السلام اور صلحا اور صحابہ کی جماعت کو بیٹھے دیکھا۔ اور اسی کشفی رنگ میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے سورۃ ارءیت الذی یکذب بالدین کا وعظ فرمایا اور پھر حضرت مسیح موعود کے ایماء سے حکیم الامت نے سورۃ الکوثر کے حقایق بیان کئے

۲۳ جنوری ۱۹۰۵ء

مخالفین معاندین اور متقین موافقین کے متعلق الہام الٰہی یوں ہوا۔ ان جھنم کانت مرصادا للطٰغین مأٰبا الی الاٰیۃ۔ ان للمتقین مفازا حدائق واعنابا الی الاٰیۃ اس کے بعد بحالت کشف حضرت صدیق اکبرؓ نے جام کوثر پلایا یہ کہکر کہ تمہارے جد امجد یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے لئے بھیجا ہے۔ اس کو پیتے ہی بیدار ہوکر تہجد کے بعد درود شریف پڑہتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی جہاں حضرت مسیح موعودؑ بھی آپ کے ہمراہ تھے۔

۲۴ جنوری ۱۹۰۵ء

بحالت رویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت الذکر میں اجلاس فرما دیکھا۔ اسوقت حضرت صدیق اکبرؓ نے فرمایا کہ کونوا مع الصادقین پر عمل کرکے حضرت مرسل اللہ مامور من اللہ کی صحبت میں فایدہ اٹھا رہے ہو۔

۲۵ جنوری ۱۹۰۵ء

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مع حسنین رضی اللہ عنہما اور صحابہ کبار حضرت مسیح موعودؑ کے بیت الذکر کی طرف تشریف لاتے دیکھا۔ اور آنحضرتؐ نے مجھے مبارک فرمایا۔

۲۶ جنوری ۱۹۰۵ء

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رویا میں دیکھا۔ اور صلحاء امت کی ایک جماعت کو دعاؤں میں مصروف پایا میں نے دعا کی ربنا فاغفر لنا ذنوبنا وکفر عنا سیئاتنا وتوفنا مع الابرار اس کے بعد میں قرب الٰہی کی دعا کرتا ہوں تو الہام ہوا۔ واسجد واقترب۔

۲۷ جنوری ۱۹۰۵ء

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اجلاس بیت الذکر میں منعقد پایا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام موجود ہیں۔ حضرت صدیق اکبرؓ نے مخاطب کرکے مجھے فرمایا۔

چہ حال است اے محب اتقیاء
بر مین بر مسند خستم الانبیاء

دارالامان کا ہفتہ

۱۔ اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکے اہل بیت خداتعالیٰ کے فضل وکرم سے خدا کی پناہ میں عمر گذار رہے ہیں اعلیٰ حضرت ایک لطیف تصنیف میں مصروف ہیں جو صاحبزادہ منظور محمد صاحب کے پاس سے ملیگی۔ یہ تصنیف اردو میگزین یا کسی اخبار کے ذریعہ شایع نہوگی بلکہ اس رسالہ کی صورت ہی میں ہوگی اور صرف صاحبزادہ صاحب ہی سے ملیگی۔ اور صاحبزادہ صاحب ہی کے اہتمام میں چھپے گی۔

۲۔ بزرگان ملت کی صحت بہی بہت اچھی ہے الحمد للہ

۳۔ موسمی تبدیلی کا حال بدستور ہے بدستور بہت کم تغیر ہوا ہے۔ موسمی بخار بہ رنگ طاعون کی چہیڑ چہاڑ ہے۔ قادیان کے قریب موضع کاہلوان طاعون آلودہ ہے اور اس مرض سے جانیں تباہ ہو رہی ہیں ارحم الراحمین اپنا فضل کرے

۴۔ ۲۰ فروری ۱۹۰۵ء کو جناب بابو نند کشور صاحب انسپکٹر مدارس حلقہ جالندہر نے بمعیت مولوی محمد اشرف صاحب بی اے ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس گورداسپور تعلیم الاسلام سکول قادیان کا معاینہ فرمایا مفتی محمد صادق صاحب سپرنٹنڈنٹ مدرسہ نے تمام ضروری نقشہ جات نہایت نفاست اور صفائی سے قبل از وقت درست کر رکھے تھے جنکو صاحب ممدوح نے بہت ہی پسند فرمایا مدرسہ کے انتظام اور اسلوب کام سے بہت ہی خوش ہوئے انکی رائے جو انہوں نے کتاب رائے بک میں لکھی ہے کسی اگلی اشاعت میں انشاء اللہ درج کروں گا۔

بابو نند کشور صاحب بڑے بااخلاق بے تعصب اور زیرک انسان ہیں۔ ایسے آفیسر فی الحقیقت خداتعالیٰ کے فضل اور رحم کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ تعلیم الاسلام سکول سے مڈل کے امتحان میں سات طالبعلموں میں سے چھ پاس ہوئے اور ۴ طالبعلم وظیفہ کیلئے امتحان مقابلہ کیلئے منتخب کئے ہیں۔ مدرسہ تعلیم الاسلام کی حمایت کیلئے قومی حمیت کی بہت بڑی ضرورت ہے۔

۵۔ ہفتہ زیر اشاعت میں رائے بریلی آگرہ راولپنڈی سے مہمان دارالامان آئے۔ اس ہفتہ کے الہامات دوسری جگہ درج ہیں

جناب انسپکٹر صاحب کی رائے مدرسہ تعلیم الاسلام کے معاینہ پر

سکینڈری ڈیپارٹمنٹ۔ انٹرنس ۱/۱۰ چہارم ہائی ۱۳/۱۴ سوم مڈل ۸۰/۸۰ دوم مڈل ۱۳/۱۴ اول مڈل ۱۳/۱۴ = ۵۵/۵۶ ۵ پرائمری ڈیپارٹمنٹ پنجم ۱۲/۱۴ چہارم ۱۸/۱۸ سوم ۳/۳ دوم ۱۱/۱۱ اول ۲۶/۲۶ = ۸۸/۸۹ ۲۰

مسلمان ۱۴۰ سکہہ ۱ ہندو ۴ = ۱۴۵

فیس سماعت بلعے ۱۰ ترقی مابعد

میں نے بمع مولوی محمد اشرف صاحب بی اے ڈسٹرکٹ انسپکٹر ضلع گورداسپور اس سکول کا معاینہ کیا۔ سال گذشتہ سے تین لڑکے تعداد میں زیادہ ہیں۔ رجسٹر صفائی اور صحت کی ساتہہ رکہے ہوئے ہیں اور قوانین امین مدارس پر پورا عملدرآمد ہے فیسوں کی شرح بورڈ سکولوں کی شرح فیس کے نصف سے کچہہ زیادہ ہے اور معاف اور نصف معاف طالب علموں کی تعداد اب گھٹا کر قریباً مطابق ضابطہ تعلیم کی ہدایات کردی گئی ہے مدرسہ کی سالانہ آمدنی قریباً مابعد آگے سے زیادہ ہے۔ مدرسہ کا سالانہ خرچ للعہ سالانہ ہوا ہے جس کے مقابل چندوں اور عطیوں کی تعداد کہیں زیادہ ہی ورزش جسمانی کا بہی آغاز ہوگیا ہے جس کیلئے Parallel bars ایک معلم رکہا گیا ہے اور اور Horizontal bar لگا دیئے گئے ہیں انتظام تشفی بخش ہے اور لڑکوں کی روش باادب ہے۔ دینی کتب کے علاوہ تعلیم سکیم وہی ہے جو سرکاری مدارس میں رائج ہے عملہ مدرسہ قریباً وہی ہے جو پہلے تہا اور کافی ہے اور استاد خاصے لائق ہیں۔ عمارت ضرورت کے موافق بہت کافی ہے اور ہر طرح کے اسباب سے مہیا ہے تعلیم سائنس بسبب آلات کے موجود نہ ہونے کے فی الحال سکیم مدرسہ سے خارج کردی گئی ہے۔ بورڈنگ ہوس میں ۵۰ لڑکے ہیں جس کا انتظام عمدہ ہے اور نگرانی خوب ہوتی ہے۔ سوم مڈل کا امتحان ہیڈماسٹر صاحب نے لیا تہا جس میں سات طلبا سے چہہ طلبا چہارم ہائی میں ترقی کے لئے پاس ہوئے

دستخط نند کشور انسپکٹر مدارس حلقہ جالندہر

کیمپ بٹالہ مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۰۵ء۔

جنہوں نے مڈل پاس کیا مفصلہ ذیل ہیں۔

مظفر احمد۔ فیض احمد۔ عطر الدین۔ غلام حسین۔ عبدالرحمن۔ محمد جمیل

وہ طلبا جو وظیفہ کیلئے مقابلہ کے امتحان کے واسطے منتخب کئے گئے۔

مظفر احمد۔ فیض احمد۔ غلام حسین۔ عبدالرحمن۔

خطبہ عید الضحےٰ

جو کہ ۱۶ فروری ۱۹۰۵ء کو حضرت مولوی نور الدین صاحب نے مسجد اقصےٰ میں پڑھا۔

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمد عبدہ و رسولہ

وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ پ ۱

یہ ایک موقعہ ہے مسلمانوں کے اجتماع کا اور اسطرحکا موقعہ سال مین صرف دو دفعہ ہی آیا کرتا ہے ایک تو یہی ہے اور دوسرا اسوقت ہوا کرتا ہے جبکہ لوگ رمضان شریف کے روزون سے فارغ ہوکر ان انوار اور برکات سے متمتع ہوجاتے ہین جو کہ اللہ تعالےٰ نے اس مبارک ماہ مین رکھے ہین اس کا نام عید الفطر ہے اوسمین خوشی کا موقعہ یہ ہے کہ اس ماہ مین تقوی کے مراتب طے کرنیکا اور قرب الٰہی کے حاصل کرنے کا پہر سحری کے وقت بذریعہ نوافل اور دعاؤن کے خدا کے فضل کو طلب کرنیکا موقعہ ملتا ہے اس لیئے اس خوشی مین لوگ صدقہ فطر کے ذریعہ غریب لوگون کو خوش کیا کرتے ہین۔

اللہ تعالیٰ نے اصل اسلام کے اجتماع کے مختلف اوقات مقرر کئے ہین جمین وہ باہمی ملاپ سے خدا تعالےٰ کے فضلون کو حاصل کرسکتے ہین اور ایک محلہ کی مسجد مین اوس محلہ کے آدمی پانچ وقت جمع ہوتے ہین پہر ہر ہفتہ مین جمعہ کے روز شہر کے آدمی ملکر شہر کی کسی بڑی مسجد مین اس قومی اجتماع کو قایم کرتے ہین پہر یہ عیدین کے ایام ہین کہ جنمین علاوہ شہر کے باہر کے آدمی بہی آجاتے ہین جیسے کہ اسوقت بہی بعض دوست مختلف مقامات سے یہان آئے ہوئے ہین چونکہ آج کی تقریب کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے فعل سے ایک خاص مناسبت ہے اسلئے مین نے ان آیات کو پڑہا ہے جنمین حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر ہے۔ حضرت ابراہیم ایک ایسا انسان گذرا ہے کہ جس نے خدا تعالیٰ کے ساتہہ تعلقات ہونے کی وجہ سے اپنی قوم اور قریبی اور بعیدی رشتہ داری کے تعلقات کی پرواہ نکی تہی اور اپنے اب یعنے چچا سے بہی باوجود اس کے کہ ان کے تعلقات اوس سے بہت تہے مباحثہ کیا تاکہ بدرسوم کا استیصال ہو اس مقام پر اب کے معنون مین محققین کا اختلاف ہے لیکن میرے نزدیک اس کے معنے اس جگہہ حقیقی باپ کے ہرگز نہین ہین ایسا ہی ابراہیم علیہ السلام نے بادشاہ وقت سے بہی مقابلہ کیا اور یہ سب کچہہ خدا تعالیٰ کی عظمت کے قایم کرنے کیلیئے کیا گیا تہا اس مباحثہ مین احیار اور امات کی بہی ایک بحث تہی جہان ابراہیم علیہ السلام کا قول ربی الذی یحیی و یمیت درج ہے اور جو کہ توحید باریتعالےٰ کے متعلق ایک عجیب فقرہ ہے جسکو ہمارے زمانہ سے بڑا تعلق ہے۔ کیونکہ اگر حضرت مسیح علیہ السلام نے بہی مردہ زندہ کیئے تہے تو پہر ابراہیم علیہ السلام کا یہ استدلال کوئی قابل وقعت شئے نہین ہوسکتا اور ان کا یہ کام اور کلام سب خاک مین مل جاتا ہے ہان ایک معنے کے رو سے انبیاء بہی احیار کرتے ہین مگر چونکہ خدا تعالیٰ لیس کمثلہ شئی ہے اس لیئے اس کا احیار بہی لیس کمثلہ شئی ہی ہوگا اور انبیاء کا احیاء اس سے کوئی لگا نہ کہا یگا یہ بالکل سچ ہے کہ احیار موتیٰ صرف رب کا ہی کام ہے اور وہ بہی کسی اور عالم مین انبیاء کے احیار کے یہ معنے ہین کہ بعض شریر لوگ جو کہ انکی پاکیزہ مجالس مین آتے جاتے رہتے ہین اور انہین سے بعض اپنی کسی فطری سعادت کی وجہ سے جو کہ اون کے نطفہ مین آئی ہوتی ہے ہدایت پاجاتے ہین اونکی کفر و فسق کی حالت کا نام موت ہوتا ہے اور ہدایت پانے کو احیار سے تعبیر کرتے ہین۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے عالم راہد اور انکی فرمانبرداری کا حال قرآن شریف نے ان آیات مین بیان فرمایا ہے کہ جیسا اس کے رب نے اسے کہا اسلم کہ تو فرمانبردار ہوجا تو ابراہیم نے کوئی سوال کسی قسم کا نہین کیا اور نہ کوئی کیفیت دریافت کی کہ مین کس امر مین فرمانبرداری اختیار کرون بلکہ ہر ایک امر کیلیئے خواہ وہ کسی رنگ مین دیا جاوے اپنی گردن کو آگے رکہدیا اور جواب مین کہا کہ اسلمت لرب العلمین کہتے ہین کہ مین تو رب العالمین کا تابعدار ہوچکا ابراہیم علیہ السلام کی یہی فرمانبرداری اپنے رب کیلیئے تہی جس نے اونکے خدا کی نظر مین برگزیدہ بنادیا وہ لوگ جو ابراہیم کا دین یعنے اس طرح اپنے آپ کو خدا کے سپرد کرنا اختیار نہین کرتے غلطی کرتے ہین اور اس لیئے اللہ تعالےٰ نے ان کو سفینہ قرار دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے اوسے دنیا مین بہی برگزیدہ کیا پس وہ لوگ جو کہ دنیا مین ترقی کرنا چاہتے ہین وہ غور کرین کہ خدا کی فرمانبرداری سے وہ ابراہیمی مراتب حاصل کرسکتے ہین ہر ایک قسم کی عزت ابراہیم علیہ السلام کو حاصل ہے اور یہ سب کچہہ اسلمت کا نتیجہ ہے۔

ووصی بہا ابراھیم بنیہ۔ ابراہیم علیہ السلام نے اولاد کو بہی سکہایا کہ جب تک خدا تعالےٰ حکم دے تب تک ہی تم اسکی اطاعت کرتے رہو وہ لوگ جو خدا تعالےٰ کے کلام کے منکر ہین اور ان کا یہ خیال ہے کہ جو کچہہ خدا تعالےٰ نے کرنا تہا کر چکا۔

اس مقام پر سوچین کہ اگر یہ سلسلہ بند ہوچکا تہا اور ابراہیم علیہ السلام کے بعد اور کوئی احکام ضرورت زمانہ کے لحاظ سے نازل نہ ہونی تہی تو پہر اسلم کی آواز کی اطاعت کیلیئے کیون ابراہیم نے اولاد کو تاکید کی پہر صرف ابراہیم ہی نہین بلکہ اس کا پوتا حضرت یعقوب بہی اپنی اولاد کو یہی حکم دیتا ہے۔

فلا تموتن الا و انتم مسلمون۔

کہ اے میری اولاد تمہارے لیئے اللہ تعالےٰ نے یہ دین (ابراہیمی) پسند فرمایا ہے کہ تم ہر وقت خدا کی فرمانبرداری مین رہوتے کہ تمہاری موت بہی اوس فرمانبرداری مین ہو۔ یہ فرمانبرداری جو کہ ہر ایک کامیابی اور ترقی کا چشمہ ہے انسان اس سے کسطرح محروم رہجاتا ہے اس کا باعث قرآن شریف مین تواریخی واقعات پر نظر کرنیسے معلوم ہوتا ہے پہلا نافرمان جسکی تاریخ ہمین معلوم ہے ابلیس ہے وہ کیون نافرمان بنگیا اسکی خبر بہی قرآن شریف نے بتلائی ہے کہ اس نے ابی اور استکبار کیا یعنے اوسمین انکار اور تکبر تہا جسکی وجہ سے وہ اسلم کی تعمیل نہ کرسکا اس وقت بہی بہت لوگ ہین کہ اس ابی اور استکبار کی وجہ سے اسلم کی تعمیل سے محروم ہین۔ کسی کو عقل پر تکبر ہے کسی کو علم پر کسی کو اپنے بزرگون پر جو کہ ان کے نقصان کا باعث ہو رہا ہے اور جب کبہی خدا کے مامور آتے رہے ہین۔ یہی ابی اور استکبار اونکی محرومی کا ذریعہ ہوتے رہے ہین۔ انسان جب ایک دفعہ مونہہ سے نہ کر بیٹہتا ہے تو پہر اوسے دوبارہ ماننا مشکل ہوجاتا ہے اور لوگون سے شرم کی وجہ سے وہ اپنی ہٹ پر قایم رہنا پسند کرتا ہے اسکا نتیجہ پہر کہلم کہلا انکار اور آخر کار وکان من الکفرین کا مصداق ابننا پڑتا ہے۔

چونکہ مامورین الٰہی کا سلسلہ تو برابر انسانون اور زمانہ کی ضرورتون کے موافق اپنی قدیم سنت کے لحاظ سے خدا نے نبی اور رسول مبعوث کرنے تہے اسلیئے قرآن شریف کے اول رکوع مین ہی تعلیم دی ہے کہ انسان کو انکار کا پہلو حتی الوسع اختیار ہی نہ کرنا چاہیئے۔ قرآن شریف کے اول رکوع مین ہی اس کا ذکر ہے۔ ان الذین کفروا سواء علیہم ءانذرتہم ام لم تنذرہم لا یومنون۔

چونکہ وہ لوگ اول انکار کرچکے تہے اسلیئے سخن پروری کے خیال سے اون کو رسول اللہ صلعم کی مجلسون مین بیٹہنے اور آپ کی باتون پر غور کرنے نہ دیا اور انہون نے آپ کے انذار اور عدم انذار کو برابر جانا اس کا نتیجہ کیا ہوا لا یومنون یعنے ہمیشہ کے لیئے ایمان جیسی راحت اور سرور بخش نعمت سے محروم ہوگئے یہ ایک خطرناک مرض ہے کہ بعض لوگ مامورین کے انذار اور عدم انذار کی پرواہ نہین کرتے اون کو اپنے علم پر ناز اور تکبر ہوتا ہے اور کہتے ہین کہ کتاب الٰہی ہمارے پاس بہی موجود ہے ہم کو بہی نیکی بدی کا علم ہے یہ کونسی نئی بات بتانے آیا ہے کہ ہم اس پر ایمان لاوین۔ ان کمبختون کو یہ خیال نہین آتا کہ یہود کے پاس بہی تو توریت موجود تہی اور پہر وہ عمل درامد بہی رکہتے تہے پہر اون مین بڑے بڑے عالم، زاہد اور عابد موجود تہے پہر وہ کیون مردود ہوگئے اس کا باعث یہی تہا کہ تکبر کرتے تہے اپنے علم پر نازان تہے اور وہ اطاعت جو کہ خدا تعالےٰ نے اسلم کے لفظ سے چاہتا ہے اونمین نہ تہی۔ ابراہیم کی طرز اطاعت ترک کردی۔ یہی بات تہی کہ جس نے اونکو مسیح علیہ السلام اور اوس رحمۃ للعلمین نبی کریم صلعم کے ماننے سے جس سے توحید کا چشمہ جاری کیا ہے ماننے سے باز رکہا۔

(باقی آئندہ)

جن حضرات کے ذمہ ابہی تک سالگذشتہ کا بقایا بہی موجود ہے مہربانی کرکے وہ از خود ہی بہیجدین اور یا وی پی اجرا شدہ مطبع کے لینے کو طیار رہین ایڈیٹر

مولوی ثناء اللہ امرتسری کی پردہ دری

نمبر دوم

تگفتہ نہ دارد کسے باتو کار
ولیکن جو گفتی دلیلش بیار

گذشتہ نمبر میں یہ امر بڑی **وضاحت** کے ساتھ ثابت ہو چکا ہے کہ اعلےٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیلئے الفاظ میں **مباہلہ** کی درخواست انجام آتھم میں کی تھی۔ اس **مباہلہ** سے ہمیشہ کے لئے قطعی فیصلہ ہو جانے والا تھا لیکن ان مخالفوں نے کوئی صورت اور طریق فیصلہ کا اختیار نہیں کیا۔ خود **مولوی فاضل** ثناء اللہ صاحب بھی **مباہلہ** کے لئے ہرگز نہیں آئے۔ اگر شرائط مباہلہ کے موافق انہوں نے کبھی مستعدی ظاہر کی تھی تو ایسی تحریر پیش کرنی چاہیئے جو یقیناً وہ پیش نہ کر سکیں گے جس میں شرائط مباہلہ کا پورا لحاظ رکھا گیا ہو۔ اور کوئی عذر بلکہ حیلہ بہانہ نہ کیا گیا ہو۔ اور اب **مباہلہ** کے لئے **دلی** زبان اور کمزور الفاظ میں آمادگی ظاہر کرنا مشت بعد از جنگ ہے حضرت حجۃ اللہ جیسا کہ میں نے آگے تحریر پیش کر دی ہے اسی انجام آتھم میں اس **مباہلہ** کا فیصلہ ہمیشہ کے لئے کر چکے ہیں اور آئندہ کیلئے عدم **التفات** کا اعلان دیدیا گیا ہے پس اس اعلان سے فائدہ اٹھا کر بیوقوف جاہلوں کو بہکانے اور گمراہ کرنے کے لئے اس قسم کی چالاکیوں سے کام لیتے ہیں کہ ہم طیار ہیں۔ اگر فی الحقیقت جب انکو بلایا گیا تھا تو کیا سانپ سونگھ گیا تھا جو باہر نہ نکلے اور اب ہوش آیا ہے۔ یقیناً یاد رکھو کہ ان مولویوں اور سجادہ نشینوں کی خاموشی اور مباہلہ سے گریز نے حضرت اقدس کی سچائی کو روز روشن کی طرح ثابت کر دیا ہے اور اسکے ساتھ تائیدات اور ترقی کے سلسلہ نے اور بھی واضح کر دیا ہے۔

اگر یہ چالاکی اور مغالطہ سے ہی یہ لوگ کام لیتے ہیں اب اس لئے مباہلہ نہیں کرتے کہ سلسلہ ختم ہو گیا اور انہوں نے اقرار کیا تھا۔ ہر چند یہ ان لوگوں کی غلطی ہے وہ اقرار کہاں ہے خود موجود ہے اگر الفاظ موجود ہیں۔

حضرت اقدس اس سے بھی پہلے اللہ تعالےٰ سے ایماء اور اشارہ سے انجام آتھم میں ان امور کا قطعی فیصلہ کر چکے تھے۔ اسکے بعد اگر کوئی شخص سنجیدگی اور کمدانی کا شیوہ اختیار کرے **مباہلہ** یا **مباحثہ** کا چیلنج کرتا ہے تو وہ اپنی نادانی کا ثبوت دیتا ہے پھر ایسا شخص جو اس دعوت مباہلہ میں مدعو بھی ہوا اور سامنے نہ آیا ہو۔

پس مولوی فاضل ثناء اللہ صاحب کا مباہلہ سے قطعی گریز اور **فرار** ثابت ہو چکا ہے کہ وہ کبھی بھی مباہلہ کے لئے نہیں آیا۔ اور اب کہنا یہ صرف اسی خیال سے ہے کہ چونکہ وہ **سلسلہ مباہلہ** کا اتمام حجت کے بعد بند کر دیا گیا تھا اور حضرت اقدس اپنے سچے وعدہ کے موافق **التفات نفرماوینگے** ہم لوگوں کو اپنی آمادگی ظاہر کرکے **کامیاب ہو جائینگے**۔ مگر نہیں جانتے کہ یہ چالاکی اب کام نہیں دے سکتی۔ بہت ہی اچھا ہوتا اگر **فاضل صاحب** اس مباہلہ کے سوال کو نہ چھیڑتے تاکہ ان کی ایسی پردہ دری نہ ہوتی۔

میں سمجھتا ہوں کہ **دو امر** بخوبی طے ہو چکے یعنی **امر اوّل** اور **امر سوم** جسکا خلاصہ یہ ہے کہ **مباہلہ** کی درخواست پر مولوی ثناء اللہ صاحب ہرگز نہیں آئے اور اب بھی کوئی امادہ نہیں اور یہ امادگی محض نمائش مباہلہ سے فائدہ اٹھانے کی خاطر ہے ورنہ وہ اب بھی آمادہ نہیں ہیں۔

چنانچہ اس آخری امر کا سب سے بڑھ کر ثبوت خود انکی اپنی ہی تحریر ہے جیسا کہ انہوں نے لکھا ہے۔

بھلا اگر مباہلہ ہی سے سچائی کا اظہار ہے تو صوفی عبدالحق غزنوی نے الاخرہ

دانشمند اور خدا ترس دل لیکر غور کرنے والے انصاف سے بتائیں کہ کیا بھلا اگر کے الفاظ صاف طور پر دلالت نہیں کرتے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب مباہلہ کو سچائی کا معیار ہرگز نہیں سمجھتے اور گویا یقین رکھتے ہیں کہ مباہلہ ایک بے سود امر ہے۔ ورنہ اس قسم کے الفاظ جو ظنی ہیں تحریر نہ کرتے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب مباہلہ کیلئے تو جو خمیازہ اٹھانے اٹھاتے مگر اس سے بڑھکر اور کیا **شرمناک** امر ہوگا کہ ایک شخص جو **مولوی فاضل** کہنے سے خوش ہوتا ہے اور مفسر اور عالم کہلاتا ہے وہ خدا تعالےٰ کے ایک قایم کردہ معیار راستبازی اور محک نبوت کو گویا فضول اور لغو قرار دیتا ہے۔

قرآن کریم میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچائی کے لئے اللہ تعالےٰ نے اس امر **مباہلہ** کو قایم کیا۔ **یہہ علمی پردہ دری** مولوی ثناء اللہ صاحب کی کیا اثر مباہلہ سے کم ہے۔ کہ وہ اس **معیار** اور **محک** کو بیہودہ نظر سے دیکھتا ہے جو اللہ تعالےٰ نے خصوصیت کے ساتھ خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے قایم فرمایا اور جو **نبوت** کا زبردست ثبوت ہے۔ ایسا شخص جو مباہلہ کو حقیر سمجھتا ہے اور اسے سچائی کا معیار قرار نہیں دیتا پھر وہ مباہلہ پر آمادگی کیونکر ظاہر کر سکتا ہے۔ یہہ صرف **جہلا کو خوش کرنے کی بات ہے** ورنہ حقیقت یہی ہے کہ اس کے دلمیں **مباہلہ کی ذرا بھی عظمت نہیں**۔ مولوی فاضل صاحب مجھے سخت افسوس ہے کہ آپ کی تحریریں قرآن کریم کی عظمت پر بہت برا اثر ڈال رہی ہیں۔

زبان بگڑی تو بگڑی تھی خبر لیجے دہن بگڑا

ہم تو آپکی استہزا سے بھری ہوئی تحریروں کا نشانہ بنے ہوئے تھے مگر خدا کے لئے **خدا کی کلام کی حرمت اور تعظیم کو ہاتھ سے ندیں**۔ مگر نہیں یہ اثر ہے خدا کے مامور و مرسل کی مخالفت کا۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ خدا کے برگزیدہ بندوں کی مخالفت اور انکار رفتہ رفتہ **سلب ایمان** کا موجب ہو جاتا ہے اسلئے آپ خدا سے ڈریں اور اس طریق استہزاء سے باز آئیں۔

میں نہیں جانتا اس سے بڑھکر کھلا کھلا ثبوت مباہلہ سے گریز اور استخفاف قرآن کریم کے قایم کردہ معیار کا اور کیا ہوگا جو مولوی ثناء اللہ صاحب کی طرز تحریر سے پایا جاتا ہے۔ کیا ایسی صورت اور حالت میں یہہ امید اس سے ہو سکتی تھی کہ وہ مباہلہ کے لئے آتا۔ ایسا طرز تحریر مولوی ثناء اللہ صاحب کا کیوں ہے؟ اسکا مختصر سا جواب تو میں نے ابھی دیا ہے لیکن مفصل جواب انشاء اللہ مولویصاحب کے رسالہ الہامات مرزا کے جواب میں (جسکا میں نے ابھی خدا کے فضل سے ارادہ کیا ہے) دونگا اور **انشاء اللہ ایسا جواب** دونگا جسکا **کوئی جواب یقیناً مولوی فاضل** ندے سکیں گے اور ان کو ایسی بتیں بتاؤنگا جنکی تسلیم سے **انہیں ہرگز** چارہ نہ ہوگا۔ بشرطیکہ انصاف سے کام لیں۔

اب اس کے بعد میں چاہتا ہوں کہ مولوی فاضل صاحب کے پیش کردہ صوفی عبدالحق غزنوی کے مباہلہ پر نظر کروں کہ اسکا نتیجہ **صوفی عبدالحق** کے حق میں ہوا یا حضرت اقدس کے حق میں۔

میں تحریری ثبوت اور واقعات کی بناء پر تو اس امر پر روشنی ڈالونگا ہی گا سردست میں کیوں مولوی فاضل صاحب ہی سے نہ پوچھ لوں کہ آپ **ایمان** اور انصاف سے بتائیں کہ **صوفی عبدالحق غزنوی** کی جو عزت اور عظمت آپ کے دل میں ۱۸۹۳ء سے پہلے تھی جو مباہلہ کا سال ہے کیا آج بھی ویسی ہی **عزت** اور **عظمت** ہے؟

آپ اس سوال کا جو کچھ بھی جواب دیں گے اس سے بھی ایک کام کی بات نکل آئیگی اور آپ کی تحریریں اسپر اور روشنی ڈالدیں گی۔

لیکن میں اس کے سوا عبدالحق کے مباہلہ کے متعلق کچھ اور عرض کرونگا۔ سب سے **اوّل قابل** غور یہ امر ہے کہ مباہلہ کے لئے عبدالحق نے دعوت دی تھی یا حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسکی **دعوت** کو قبول فرمایا تھا؟

جو لوگ واقعات کا صحیح علم رکھتے ہیں یا جنہوں نے ان تحریروں کو پڑھا ہے جو اس کے مباہلہ کے متعلق شائع ہوئی تھیں وہ بخوبی جانتے ہیں اور غالباً مولوی فاضل صاحب بھی انکار نہ کریں گے کہ حضرت اقدس نے اسکی درخواست مباہلہ کو محض مخلوق الٰہی کو ہلاکت سے بچانے کے واسطے قبول کر لیا تھا۔ اب دوسرا امر قابل غور یہ ہے کہ کیا حضرت اقدس نے اس مباہلہ میں **عبدالحق** کے لئے کوئی بد دعا کی تھی؟ اس کا جواب بھی صاف ہے کہ حضرت اقدس نے عبدالحق کے لئے ہرگز ہرگز کوئی بد دعا نہیں کی چنانچہ قطع نظر اس کے کہ خود صوفی **عبدالحق** اس امر کی شہادت زندہ موجود ہے وہ سب لوگ جو اسوقت موجود تھے اور اکثر انہیں سے زندہ ہوں گے اس امر کی شہادت دے سکتے ہیں۔ ایڈیٹر نے ۱۸۹۷ء کے جلسہ سالانہ کی رپورٹ شائع کرتے وقت حضرت اقدس کے سلسلہ گذشتہ سالوں پر نظر کرتے ہوئے مباہلہ کے متعلق لکھا ہے۔ رپورٹ صفحہ ۱

مباہلہ کے لئے عیدگاہ کا میدان تجویز ہوا تھا ہزارہا مخلوق ہندو مسلمان حتیٰ کہ عیسائی تک جمع تھی ہمارے زبردست مخالف میاں محمد حسین بٹالوی بھی دامن کشاں میدان مباہلہ میں ہوتے تھے مگر ہرزہ درائی کے سوا اتنا حوصلہ نہ ہوا کہ مباہلہ کے لئے نکلتے آخر صوفی عبدالحق غزنوی یہاں ان سب کا فدیہ ہوا۔ اور اسنے **مباہلہ** کیا مگر اس کریم النفس انسان کی ہمدردی اور محبت دیکھیئے کہ فریق مخالف کے لئے بد دعا تک نہیں کی۔

جو قت راستباز کے منہ سے یہ الفاظ نکلے کہ اے خدا اگر میں تیری طرف سے نہیں ہوں تو تو مجھپر ایسا عذاب نازل کر کہ دنیا میں کسی مفتری پر نہ ہوا ہو۔

یہہ حالات چھ سال سے شائع شدہ ہیں۔ لیکن کسی نے انکی تکذیب نہیں کی اور نہ ہو سکتی ہے کیونکہ واقعات نفس الامری ہیں۔

اب خدا ترس دل لیکر دیکھو کہ اس **مباہلہ** میں حضرت اقدس نے جو دعا کی ہے اس میں صوفی عبدالحق یا کسی اور کے لئے کوئی **بد دعا** ہے۔

میرے اس فقرہ سے یہ نہ سمجھ لیا جاوے کہ میں مانتا ہوں کہ عبدالحق پر اثر نہیں ہوا وہ اثر تو میں الگ ظاہر کرونگا۔ سردست مباہلہ کی عام حالت کے لحاظ سے اثر کا اندازہ کرانا چاہتا ہوں۔

اس دعا پر **عبدالحق** اور اس کی جماعت نے اور خود حضرت حجۃ اللہ کی جماعت نے **آمین** کہی۔

اب مولوی فاضل صاحب! ایمان سے کہو کہ اگر خدا تعالےٰ نے صوفی عبد الحق اور اس کے رفقا کے ساتھ تھا تو ان کی دعا کا اُلٹا اثر کیوں پڑا؟

چاہئے تو یہ تھا کہ یہ راستباز جسے آپ اپنی کور چشمی سے نہیں محض ضد اور عداوت سے مفتری علی اللہ سمجھے ہوئے ہو عذاب الٰہی سے پاش پاش ہو جاتا مگر اسکو تو ایسی خارق عادت ترقی اور کامیابی نصیب ہوئی ہے جسکا نمونہ آپ کو دکھانا ناممکن ہوگا۔ کیا غزنوی گروہ کی قبولیت دعا کا یہی اثر تھا؟

پھر اس سے بڑھ کر مباہلہ کا اثر اور حضرت اقدس کی سچائی کا ثبوت اور کیا چاہئے جبپر **خدا کی مہر** لگ چکی ہے کہ صوفی عبد الحق اور اس کی جماعت کی دعا کو خدا تعالےٰ نے اٹھا کر انہیں پر دے مارا اور حضرت اقدس پر انعامات وافرہ اور افضال متکاثرہ کرکے دکھا دیا کہ یہ مفتری نہیں ہے بلکہ سچ مچ انت منی بمنزلۃ توحیدی و تفریدی ہے اور کذالک ذر لا یضاع کا مصداق صحیح ہے۔ لیکن دیکھنے والی آنکھ اور سمجھنے والا دل بھی تو ہو۔

سے نہ گوش ماندہ است نہ ہوش و نہ نور دل
خنجر بکف زبان شلل کہ نیرزد بیک درم

اب آپ بتائیں کہ صوفی عبد الحق نے لئے اور کیا چاہتے تھے؟ خدا تعالےٰ نے اسکو اور اس کی جماعت کو اپنی مباہلہ میں خائب و خاسر کر دیا اور ظفر اور ہماں باوجود اس صریح ناکامی کے آپ کہتے ہیں کہ کونسی ٹانگ **ٹوٹ گئی**! مولوی فاضل صاحب آپ تو بہتر جانتے تھے کہ اس کی ٹانگ نہیں باتھ ٹوٹ جاویں تا کہ وہ **اربعین** لکھ کر آپ کی تذلیل اور تکفیر نہ کرتا۔ اور آپ کے خلاف وہ کارروائی نہ کرتا جو اس نے کی۔ مباہلہ کے اثر کو تو آپ خوب سمجھتے ہیں جو آپ پر ہوا ہے باقی جو کچھ اس کے لئے آپ کی خواہش ہے وہ محض **اربعین** کیوجہ سے ہے۔

اچھا ایک بات اور آپ بتائیں کہ **اربعین** لکھ کر وہ **ذلیل** ہوا یا **کامیاب**؟ اور اس سے اسکی کوئی علمی پردہ دری ہوئی یا نہیں؟ یہ سوال محض آپ کے مذاق پر آپ سے کیا گیا ہے نفس مضمون **اربعین** میرے اور آپ کے درمیان مسلّم متنازعہ فیہ ہے۔ آپ یقیناً تسلیم کریں گے کہ یہ اس کی علمی پردہ دری ہے۔ پھر یہ **عزت** بھی تو ای غالباً مباہلہ کے بعد ہی ہوئی! **صوفی عبد الحق غزنوی** کے **مباہلہ کا نتیجہ کس کے حق میں ہوا**؟ اس پر میں ایک اور رنگ میں بھی بحث کرتا ہوں۔

باقی آئندہ

دشمنوں میں پھوٹ

(نمبر اول)

ایک عرصہ گذرتا ہے کہ حضرت حجۃ اللہ کو مخالفوں میں پھوٹ یا دشمنوں میں پھوٹ غرض اس مفہوم کو لئے ہوئے ایک الہام ہوا تھا۔ اسکے آثار اسی وقت سے شروع ہو گئے تھے میں چاہتا ہوں کہ اس **پیشگوئی** کو بھی جو مختلف رنگوں میں پوری ہو چکی ہے شائع کردوں سب سے اوّل میں امرتسر سے اس سلسلہ کو شروع کرتا ہوں۔

امرتسر میں سلسلہ عالیہ کے خطرناک دشمن غزنوی گروہ اور مولوی احمد اللہ اور اس کی ذرّیت مولوی ثناء اللہ صاحب وغیرہ ہیں۔ خدا تعالےٰ نے مولوی ثناء اللہ اور غزنویوں میں ایسی پھوٹ ڈالی ہے کہ ہر دو فریق ایک دوسرے کے لئے نگی لپٹی رہنے نہیں دیتے یہانتک کہ غزنویوں نے مولوی ثناء اللہ صاحب کی تکفیر کا فتویٰ طیار کرایا۔ اور اسپر ایک لمبا سلسلہ شروع ہوا۔ اسی سلسلہ میں

حافظ عبد المنان وزیر آبادی کا وہ تازہ اشتہار ہے جو ۷ ذی قعدہ ۱۳۲۲ھ ہجری کو انہوں نے احمدی پریس وزیر آباد میں چھپوا کر شائع کیا ہے۔ سر دست میں اسپر کوئی رائے ظاہر نہیں کرتا جب تک کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اسپر کچھ نہ لکھیں کیونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب کو اپنی اپوزیشن کا صاف کرنا ضروری ہے ایسی حالت میں کہ حافظ عبد المنان صاحب نے ان پر یہ الزام لگایا ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے انکے مضمون میں **تحریف** کی ہے اور اپنی طرف سے جو ان کے جی میں آیا ان کی بلا اجازت لکھ دیا ہے۔ میں اسپر نہیں کرتا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے ایسا کیا ہو اسلئے انہیں چاہئے کہ وہ جلد تر اصل حالات سے پبلک کو آگاہ کر دیں۔ وہ اشتہار یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

البراءۃ الی اللہ

من صنع ثناء اللہ

الحمد للہ حق حمدہ والصلوٰۃ والسلام علی نبیہ وآلہ وصحبہ

امابعد برادران دین پیروان سلف صالحین کی خدمت میں عرض ہے کہ اربعین پر جو کچھ میں نے لکھا تھا وہ حق تھا اور میں اوسپر اب تک قائم ہوں۔ یعنی مولوی ثناء اللہ صاحب کی تفسیر القرآن کو اکثر جگہ تفسیر بالرائے ومخالف تفسیر سلف صالحین کے یقیناً جانتا ہوں اور کلام مبین پر میرے نام سے جو مضمون لکھا گیا اور اوس کے سبب سے میرے دیندار بھائیوں کو میری مخالف بیانی کا شبہہ پڑ گیا ہے۔ سو وہ نہ پوری میری عبارت ہے اور نہ وہ مضمون حاشا وکلا بلکہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی تحریف ہے اپنی طرف سے انہوں نے جو جی میں آیا بلا اجازت میرے لکھدیا ہے۔ میری عبارت میں کوئی ایسی بات نہ تھی جو میری پہلی تحریر کے جو اربعین پر ہے مخالف ہو۔ غرضکہ کلام مبین کے شائع ہوتے ہی میں نے اپنی براءت کا اشتہار دینا چاہا تھا مگر مولوی ثناء اللہ صاحب دوبار میرے پاس آئے۔ اور کہا کہ میں اون سب باتوں سے جو سلف صالحین کے برخلاف ہیں رجوع کرکے اون کی اصلاح کروں گا۔ اور وہ تھے میرے شاگرد پس اس خیال سے کہ اُن کا راہ راست پر آجانا بڑا ضروری ہے گو کہ میرے بھائی دیندار مجھ پر بدگمان ہی رہیں میں اون کی نیت و نعل کیوجہ سے اظہار براءت میں دیر کرتے آیا ہوں چونکہ اب مجکو اُن کے رجوع کی امید نہیں رہی لہذا مجبوراً اظہار حق کو مقدم جانکر ابتغاءً لوجہ اللہ کلام مبین کی عبارت سے جو میرے نام سے درج ہے براءت کرکے تمام اہل سنت وجماعت کو اسبات پر بھی مطلع کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے کلام مبین میں نقل عبارات میں جنکو تائیداً ذکر کیا ہے۔ بہت جگہ خیانت کرکے ناظرین کو سخت دہوکہ دیا ہے۔ چنانچہ فصل دوم میں جسکو فیصلہ کن قرار دیا اور سارے جوابوں کی اوسی پر دار و مدار رکھی ہے صفحہ ۰ میں اتقان کی عبارت نقل کردہ کے آخر سے ایک جملہ کام کا جسمیں انکا صاف رد ہے نکال دیا ہے وہ جملہ یہ ہے فاعتمد الاول جس سے صاف ثابت ہو گیا کہ صحابہ کرام کی تفاسیر سبب نزول میں ہر یا غیر میں معتبر و حجت اور حکم میں مرفوع کے ہے۔ یعنی اون کی ساری کتاب کا رد اس جملہ متروکہ سے ہو کر انہیں کے اقرار سے یہ فیصلہ ہو گیا کہ تفسیر القرآن غیر معتبر و غیر مستند ہے۔ اور کسی نے کلام مبین پر دستخط کرنے والے علماء میں سے اوسکو مستند نہیں لکھا ہے اور جو اصحاب تقاریظ ہیں انہوں نے بلا ملاحظہ تفسیر کے محض حسن ظن سے تقریظیں لکھی ہیں اور مجھ سے بھی تقریظ لکھوانے کا مولوی ثناء اللہ صاحب نے بار بار تقاضا کیا۔ لیکن میں نے بسبب غیر معتبر ہونے تفسیر کے تقریظ نہیں لکھی۔ پس مولوی ثناء اللہ صاحب کا کلام مبین کے شروع میں اسکو مستند کہنا بیجا ہے خلاصہ یہ کہ تفاسیر صحابہ و تابعین کو چھوڑ کر ان کے برخلاف تفسیر کرنا معتزلہ واہل بدع کا کام ہے۔ اتقان میں امام ابن تیمیہ سے منقول ہے

فان الصحابۃ والتابعین والائمۃ اذا کان لہم فی الآیۃ تفسیر وجاء قوم فسروا الآیۃ بقول آخر لاجل مذہب اعتقدوہ وذالک المذہب لیس من مذہب الصحابۃ والتابعین صار مشارکا للمعتزلۃ وغیرہم من اہل البدع فی مثل ہذا وفی الجملۃ من عدل عن مذاہب الصحابۃ والتابعین وتفسیرہم الی ما یخالف ذلک کان مخطئاً بل مبتدعا لانہم کانوا اعلم بتفسیرہ ومعانیہ انتہی۔ اگر اب بھی مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے صنیع شنیع سے رجوع کرکے اصلاح ما افسد کریں تو پھر میں وہی اونکا اوستاد شفیق ہوں۔ جیسا کہ اس سے پہلے تھا۔ لیکن میں کیا کروں۔ محبت اللہ و رسول کی مجھے مقدم ہے انکی محبت و شفقت پر جسکی وجہ سے نوبت باعلان پہونچی اسکے سوا اب ایک ایسا جملہ انکی کتاب کلام مبین کے صفحہ ۸ میں معلوم ہوا ہے جس سے صبر نہ ہو سکا۔ کیونکہ اس سے ہتک حرمت مفسرین و خفت تفاسیر صالحین کی پائی جاتی ہے اور ایسی حرکت ناشائستہ آزاد منش اہل بدع کی حرکات سے ہے وہ جملہ یہ ہے۔ مفسرین کے خلاف کا ذکر تو دیوالونکا ہوا ہے اس سے تو نابالغ ڈرا کرتے ہیں انتہی۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت کرے آمین وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْنُ۔

المعلن خادم سنت عاجز عبد المنان
وزیر آبادی ۷ روز شنبہ ۷ ذیقعدہ ۱۳۲۲ ہجری

اطلاع

ہر چند مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کی کتاب الہامات مرزا اپنی آپ ہی تردید ہے لیکن بعض اس خیال سے کہ ان کی تحدی کی حقیقت کہل جاوے میں نے خدا تعالےٰ کے فضل و کرم اور اس کی تائید و توفیق پر بھروسہ کرکے ارادہ کیا ہے کہ اس کتاب کا ایک جواب شائع کروں۔ میں یک سر و ہزار سودا کا مصداق ہونے کی وجہ سے کسی قدر دیر سے یہ جواب انشاء اللہ العزیز شائع کرلے نے قابل ہو سکونگا تاہم میں نے اپنے معمول کے موافق ارادہ کرلیا ہے کہ اس کا جواب انکو ضرور دیا جاوے کیونکہ وہ اپنی ہر تحریر میں کم و بیش اسکا حوالہ دیتے ہیں۔ اور اس لحاظ سے کہ ان کی ساری پیش کردہ پیشگوئیوں پر نظر ہو سکے میں انکے سب سے آخری اڈیشن پر نظر کرونگا۔ وباللہ التوفیق۔

ایڈیٹر الحکم

اہلحدیث ۱۰ جنوری کا جواب

قریباً پونے دو ماہ کا عرصہ ہوا ہے کہ کتاب بشارت احمدی کی دو جلدین دہلی اور کلکتہ یعنے دو مختلف مقامات سے بغرض ریویو میرے پاس بھیجی گئی تہین۔ اس بات پر تو مجھے خود بھی افسوس ہے کہ میرے کرم فرما خفا ہو رہے ہونگے کہ آجتک کیون ریویو نہین لکہا گیا۔ مگر مین مصلحتاً کسی خاص موقع کا منتظر رہا۔

بہرحال مین جس موقع اور وقت کا انتظار کھینچ رہا تہا وہ یہ ہے کہ جب حضرت حجتہ اللہ مسیح موعود علیہ الصلواۃ والسلام نے کرشن ہونیکا دعوے کیا ہے نافہم ملاؤن نے ایسا طوفان بے تمیزی برپا رکہا ہے کہ توبہ ہی بہلی خاصکر مرت سر کے اخبار **اہل حدیث** نے تو ٹہیکہ ہی لیلیا ہے وہ نہین جانتا کہ میری درشت کلامی اور تمسخر سے فرقہ اہل حدیث اور بہی بدنام ہوگا معلوم نہین کہ اہل حدیث کے ہمرنگ میرٹھی نجدی پرست نے تمسخر اور استہزا مین کونسی کمی اٹہا رکہی تہی جسکو اخبار مذکور اب پوری کرنا چاہتا ہے۔ لیاقت کا یہ حال ہے کہ الحکم مطبوعہ ۱۰؍ جنوری کے اس معقول استفسار کا جو ایک اعتراض کے رنگ مین پیش کیا گیا تہا سوائے دفع الوقتی کے کوئی جواب ہی نہین دیسکا۔ بہلا جبکہ بایبل مین حضرت موسٰے اور حضرت عیسٰی علیہما السلام کی صداقت اور رسالت پر اہل حدیث کا ایمان ہے تو پہر یہودی اور عیسائی کہلانے سے کیون جی چراتا ہے کیا انکو ماننے والون نے کبہی انکار کیا نہین ہرگز نہین بلکہ انہون نے یہان تک استقامت دکہائی واغرینا بینھم العداوۃ والبغضاء الی یوم القیامۃ کے نیچے آگئے پہر اپنی نسبتون کو نہ چہوڑ سکے۔ امید کہ اہل حدیث آیندہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کا پڑہنا ہی چہوڑ دیگا مجھے ابتک اچھی طرح یاد ہے۔ کہ اہلحدیث کی کسی گذشتہ اشاعت مین اس قسم کا ایک نوٹ بہی لکہا گیا تہا کہ "کرشن کو خدا سے کیا تعلق" اب مین کوشش کرونگا۔ کہ اہل حدیث کو دکہا یا جائے کہ کرشن جی کو خدا کے ساتہہ کسقدر تعلق ہے چنانچہ مولوی عبدالعزیز صاحب سنی المذہب مصنف کتاب بشارت احمدی نے اس کتاب کے سرورق پر آیت ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولا کا حوالہ دیکر مہاویر۔ رام چندر اور کاہن کہنیا یعنے کرشن کو

خدا کے خاص اوتارون مین شمار کیا ہے۔ اور ان کو برا کہنے والون کو **نادان مسلمانون** وغیرہ خطابات سے مخاطب کرکے آیندہ کیلئے نصیحت کی ہے کہ ان کو برا کہنے والون کو چاہئے کہ پہلے اپنا ایمان قایم رکہنے کی فکر کرین اور مصنف کتاب مذکور نے جہان دوسرے برا کہنے والون کو متنبہ کیا ہے وہان مصنف تحفۃ الہند کی سخت کلامی پر بہی افسوس ظاہر کیا ہے۔ چونکہ کرشن جی کا زمانہ حضرت عیسٰے علیہ السلام سے بہت پہلے گذر چکا ہے اسلئے یہ قرین قیاس اور ممکن ہے کہ امتداد زمانہ کی وجہ سے اس موحد اور برگزیدہ حق کی اصل تعلیم کو بگاڑ دیا ہو ان کے حالات کو اگر غور سے پڑہا جائے تو یہ ثابت کرنا نہائت مشکل ہو جائیگا۔ کہ بت پرستی اور **تناسخ** ایسے لغویات کے بانی وہ تہے۔ خواہ کوئی برا ہی منائے ہم تو ان کی تعریف کرنیسے باز نہین رہسکتے انہون نے تو **پورن برہم** اور **کلکی اتار** (ہمارے ہادی کامل محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم) کی بعثت اور نبوت تامہ کے متعلق ایسی صریح پیشگوئیان کی ہین کہ انکو پڑہکر غیر متعصب ہنود کے لئے سوائے تسلیم کے باقی کوئی چارہ ہی نہین رہتا۔ مثلاً بیاس جی نے بہوکہ اثر پران مین لکہا ہے کہ "آیندہ زمانہ مین **مہامت** پیدا ہونگے ان کا نشان یہ ہے کہ ان کے سر پر بدلی سایہ کریگی اور ان کے جسم کا سایہ نہوگا اور کہی ان کے جسم پر نہ بہنکیگی اور آپ تمام عمر کم کہائینگے اور عرب کا بادشاہ ان کا دشمن ہوگا۔ اور وہ قادر دانا اور قدرت والا ان کو **تمیس ادہیا یران** **بہیجیگا** اور جو اس کے موافق چلیگا وہ اللہ تک پہونچیگا اور اسوقت اللہ تک پہونچنے کی کوئی دوسری راہ نہ ہوگی" پہر **مہا دیو** فرماتے مین "اے **پاربتی مہامت** (محمد) ساری عبادتون اور اگلی شریعت کو موقوف کرکے اپنی شریعت کی راہ سکہائینگے وغیرہ وغیرہ" چونکہ الحکم مین مجھے اس تمام پیشگوئیون کا درج ہونا محال نظر آتا ہے اسلئے اگر خریداران الحکم اور دیگر طالبان حق درخواست کرینگے تو کتاب بذریعہ وی پی انکی خدمت مین بہیجوائی جائیگی۔ مناسب ہے کہ ایڈیٹر اہل حدیث بہی اس موقع کو غنیمت سمجہین اور ۸ کے ٹکٹون کا خون سر صدقہ کرکے کتاب منگالین شاید اس کے مطالعہ سے طعن وتشنیع کی عادت ان سے چہوٹ جائے اس جگہ ایڈیٹر اہل حدیث کے لئے ایک اور پیشگوئی کا بہی ذکر کرنا چاہتا ہون جس کو وہ (حضرت اقدس) مہدی آخر زمان سے متعلق پاکر کچہہ تو نادم ہو۔ کلکی پران مین لکہا ہے کہ "آخر کلیگ (آخری زمانہ) مین پہر کلکی اتار (آنحضرت

صلے اللہ علیہ وسلم) کی (احمد اندر جان احمد شدید ید) صفتین ظاہر ہونگی تعجب ہے کہ مصنف کتاب بشارت احمدی نے اس متصف بالصفات کا زمانہ بہی چودہوین صدی کا ہی زمانہ بتایا ہے جیسا کہ وہ لکہتے مین کہ "اب تیرہوین صدی اخیر ہے اب اسطرح کے لوگ بہت کم مین ظاہر مسلمان دل کے بے ایمان"۔ اب اگر کوئی غور کرنے والی طبیعت ہوگی تو نشان طلبی کو الگ رکہکر فوراً بول اٹہیگی۔ کہ اسوقت ضرور کوئی مصلح ہونا چاہئے جو مذکورہ بالا مسلمانون کی ہر طرح اصلاح کرے سمجہہ مین نہین آتا کہ ہمارے مخالفین کی عقل کو کیا ہوگیا اپنے علم اور حلم کا ذکر کرنے لگتے ہین تو سلسلہ ہی نہین ٹوٹتا۔ مگر عملی حالت بہت ہی برائی دن بدن کر رہی ہے کاش کہ یہ لوگ انجام مستہزئین سے کچہہ خبر رکہتے۔ ہمین تو مرزا صاحب کے دیگر دعاوی کے علاوہ کرشن کا دعوے بہی ایسا صاف اور اجلی نظر آتا ہے کہ جس کا بیان کرنا واقعی امر محال ہے ہان یہ وہی وعدہ کا کرشن ہے جو اہل ہنود کی کتابون مین درج ہوئے **نہک لنک آبارا + مہدی کہن سنگل سنسارا** (؟) پیشگوئی کے طور پر بتایا گیا تہا۔ ہان یہ وہی مہدی اور کرشن ہے جو نہک لنک کے الفاظ مین بیان ہوکر اہل ہنود کیلئے مقدر اور قابل تسلیم ٹہیرایا گیا تہا۔ ہان یہ وہی آنے والا کرشن ہے جو **سنبہل پور** یعنے **اسلام پور** (قادیان کا اصلی نام یہی ہے) مین مبعوث ہونا تہا۔ امید ہے کہ ایڈیٹر صاحب اہلحدیث مندرجہ بالا دوہے والی پیشگوئی کو پڑہکر **نہک لنک منتہی** (یہ بہلے خواہ لغوی سمجہتے ہون) کہلانے سے انکار نہین کرینگے ورنہ مہدی کی آمد اور انتظار سے ان کو ضرور دست بردار ہونا پڑیگا۔ دل تو نہین چاہتا کہ ایڈیٹر اہلحدیث کو بار بار مخاطب کیا جائے مگر اسکی دل آزار تحریرون کو پڑہکر خاموش نہین رہا جاتا۔ اب کے تو وہ اپنے ۲۷؍ جنوری ۱۹۰۵ء کے اہل حدیث مین خدائے وحدہ لاشریک کی سنت قدیم پر بہی حملہ کرنے سے نہین رہ سکا۔ اس کو ابتک یہ بہی معلوم نہین کہ حضرت اقدس مرزا صاحب کا ایک کرشن کا دعوی بحیثیت ایک مصلح ہونے کے ہے ورنہ معترض کو چاہیے کہ وہ کسی ایسی کتاب کا حوالہ دے جسمین یہ لکہا ہوا ہو کہ ابتدائے عالم سے آجتک کوئی کدہا بہی انسانون کی اصلاح کیلئے مامور ہوا ہے جسکی مماثلت کو وہ پیش کرکے طنز اور استہزا سے غور پر ہین تاکید کرتا ہے کہ آیندہ اگر اس مماثلت کو اختیار کیا جائے تو کرشن کے دعوے کیطرح اس مماثلت کو بہی مان لوگے۔ کاش کہ اس

کے ایسا ریمارک کرتے ہوئے ہاتہو ٹوٹ جاتے۔ کہ جس کا وہ قانوناً مجاز بہی نہین تہا۔ اس موقع پر اگر وہ باوجود مولوی فاضل کہلانے اور دعوی اہلحدیث کے اپنی دل آزار تحریرون استہزا اور تمسخر کا جو قرآن اور احادیث کی تعلیم کے منافی مین اندازہ لگائیگا تو وہ یقیناً اپنے آپ کو آیت مثل الذین حملوا التوریۃ الخ کے نیچے چلتا ہوا دیکہیگا۔

پیشتر اس کے کہ مضمون کو ختم کرون ایک اور مولوی نجم الغنی نامی متوطن ریاست رامپور کا تذکرہ بہی ضروری سمجہتا ہون۔ یہ وہی مولوی صاحب ہین جنہون نے اپنی کتاب مذاہب الاسلام کے خاتمہ پر سلسلہ احمدیہ پر بہی طبع آزمائی کی ہے۔ مگر افسوس کہ اس کتاب مین کوئی نئی بات پیش نہین کی ہان اتنا کیا ہے کہ حضرت اقدس مرزا صاحب ایسے اسلام کے سچے خادم پر کفر کا فتوے لگاکر اپنے نامہ اعمال کی بے طرح توسیع کی ہے۔ مگر مولوی نجم الغنی صاحب یاد رکہین اور ضرور یاد رکہین کہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ ایسے دیگر آیمہ دین پاک پر کفر کا فتوے لگانے والے بہی تو آخر مولوی ہی تہے امید ہے کہ مولوی نجم الغنی صاحب مضمون کے اس حصہ کو پڑہکر ان مکفرین سے اپنے آپ کو بہت ہی پیچہے پائینگے۔ آیندہ ہمارے احمدی بہائیون کو چاہئے کہ کسی ایسے ویسے مولوی کو ہرگز مخاطب نہ کرین ہان مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری کیطرح عالی حوصلہ اور میدان بازی رکہتا ہو تو زہے قسمت۔ فقط۔

راقم

خاکسار محمد حسین سافراز مونگ ڈاکخانہ لاہور

ع‍ ٖ ف‍ٹ نوٹ کرشن علیہ السلام کی تصنیف لطیف کے متعلق کلکتہ کے ایک پروفیسر صاحب نے ایک پمفلٹ حال مین شایع فرمایا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف ساٹھ اشلوک حضرت کرشن کے مین نیز یہ بہی کہ وہ ویدون کی تعلیم سے روکتے تہے۔ اور بتون کے مشرک پرستہ موحد تہے۔ ایڈیٹر

۲۴ فروری ۱۹۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

الوصیّت

قال اللہ عزوجل ۔ قل ما یعبؤا بکم ربی لولا دعاؤکم

یعنی انکو کہدو کہ میرا خدا تمہاری پروا کیا رکھتا ہے اگر تم بندگی نکرو اور دعاؤں میں مشغول نرہو

دوستو! خدا تعالےٰ آپ لوگوں کے حال پر رحم کرے آپ صاحبوں کو معلوم ہوگا کہ مہینے آج سے قریباً نو ماہ پہلے الحکم اور البدر میں جو قادیان سے اخباریں نکلتی ہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے اطلاع پاکر یہ وحی الٰہی شائع کرائی تھی کہ ۔ عفت الدیار محلھا ومقامھا ۔ یعنی یہ ملک عذاب الٰہی سے مٹ جانیکو ہے نہ مستقل سکونت امن کی جگہ رہیگی اور نہ عارضی سکونت امن کی جگہ یعنی طاعون کی وبا ہر جگہ عام طور پر پڑیگی اور سخت پڑیگی ۔ دیکھو اخبار الحکم مورخہ ۳۰ مئی ۱۹۰۴ء نمبر ۱۸ جلد ۸ کالم ۔ اور اخبار البدر نمبر ۲۰ و ۲۱ مورخہ ۲۴ مئی و یکم جون ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۵ کالم ۲ ۔ اب میں دیکھتا ہوں کہ وہ وقت بہت قریب آگیا ہے ۔ میں نے اس وقت× جو آدھی رات کے بعد چار بج چکے ہیں بطور کشف دیکھا ہے کہ دردناک موتوں سے عجیب طرح پر شور قیامت برپا ہے ۔ میرے موہنہ پر یہ الہام الٰہی تھا کہ موتا موتی لگ رہی ہے کہ میں بیدار ہوگیا اور اسی وقت جو ابھی کچھ حصہ رات کا باقی ہے میں نے یہ اشتہار لکھنا شروع کیا ۔ دوستو! اٹھو اور ہشیار ہو جاؤ کہ اس زمانہ کی نسل کے لئے نہایت مصیبت کا وقت آگیا ہے ۔ اب اس دریا سے پار ہونیکیلئے بجز تقوے کے اور کوئی کشتی نہیں ۔ مومن خوف کیوقت خدا کیطرف جھکتا ہے کہ بغیر اسکے کوئی امن نہیں ۔ اب دکھ اٹھاکر اور سوز و گداز اختیار کرکے اپنا کفارہ آپ دو ۔ اور راستی میں محو ہو کر اپنی قربانی آپ ادا کرو ۔ اور تقوے کی راہوں میں پورے زور سے کام لیکر اپنا بوجھ آپ اٹھاؤ کہ ہمارا خدا بڑا رحیم و کریم ہے کہ رونیوالوں پر اوسکا غضب تھم جاتا ہے مگر وہی جو قبل از وقت روتے ہیں نہ مردوں کی لاشوں کو دیکھکر ۔ سو خوف کرنیوالوں کے سر پر سے عذاب کی پیشگوئی ٹال سکتا ہے ۔ جاہل کہتا ہے کہ یہ پیشگوئی کیوں ٹل گئی لیکن اگر خدا میں یہ عادت نہوتی کہ دعا اور صدقہ اور خیرات اور گریہ و بکا سے اون بلاؤں کو دور کر دیتا جنکا اوس نے ارادہ کیا ہے یا جن بلاؤں اور عذابوں کو نبیوں کی معرفت ظاہر کر چکا ہے تو دنیا کبھی کی ہلاک ہو جاتی ۔ سو نیکی کرو اور خدا کے رحم کے امیدوار ہو جاؤ ۔ خدا تعالےٰ کیطرف پوری قوت کے ساتھ حرکت کرو اور اگر یہ نہیں تو بیمار کیطرح افتاں خیزاں اسکی رضا کے دروازہ تک اپنے تئیں پہنچاؤ ۔ اور اگر یہ بھی نہیں تو مردہ کی طرح اپنے اٹھائے جانے کا ذریعہ صدقہ خیرات کی راہ سے پیدا کرو ۔ نہایت تنگی کے دن ہیں اور آسمان پر خدا کا غضب بھڑک رہا ہے آج محض زبانی لاف و گزاف سے تم پار نہیں ہو سکتے ایسی حالت بناؤ اور ایسی تبدیلی اپنے اندر پیدا کرو اور ایسے تقویٰ کی راہ پر قدم مارو کہ وہ رحیم و کریم خوش ہو جائے ۔ اپنی خلوت گاہوں کو ذکر الٰہی کی جگہ بناؤ اپنے دلوں پر سے ناپاکیوں کے زنگ دور کرو بیجا کینوں اور بخلوں اور بدزبانیوں سے پرہیز کرو اور قبل اسکے کہ وہ وقت آوے کہ انسانوں کو دیوانہ سا بنادے بیقراری کی دعاؤں سے خود دیوانے بن جاؤ ۔ عجیب بدبخت وہ لوگ ہیں کہ جو مذہب کا صرف بات کا نام رکھتے ہیں کہ محض زبان کی چالاکیوں پر سارا دار و مدار ہو اور دل سیاہ اور ناپاک اور دنیا کا کیڑا ہو ۔ پس اگر تم بچنا چاہتے ہو تو ایسے مت بنو ۔ عجیب بدقسمت وہ شخص ہے کہ جو اپنے نفس امارہ کیطرف ایک نظر بھی اٹھاکر نہیں دیکھتا اور بدبودار تعصب سے دوسروں کو بدزبانی سے پکارتا ہے ۔ پس ایسے شخص پر ہلاکت کی راہ کھلی ہے ۔ سو تقوے سے پورا حصہ لو اور خدا ترسی کا کامل وزن اختیار کرو اور دعاؤں میں لگے رہو تا تم پر رحم ہو ۔ تم میں سے کون ہے کہ جو بھوک کیوقت صرف روٹی کے نام سے سیر ہو سکتا ہے یا صرف ایک دانہ سے پیٹ بھر سکتا ہے ۔ ایسا ہی تم خدا کو راضی نہیں کر سکتے جبتک پوری طور پر تقی نہ بنجاؤ ۔ اپنے دشمنوں کے نفسانی جوشوں کا مقابلہ مت کرو تا تم بھی ایسے ہی نہو جاؤ کیونکہ جاہل کا مقابلہ صرف جہالت کے ذریعہ سے ہی ہو سکتا ہے ۔ پس اگر وہ تمہیں ستاویں اور دکھ دیں یا تمہیں جوش دلانیکیلئے میری نسبت سب و شتم اور دشنام دہی اور ہنسی کا طریق اختیار کریں تو تم صبر کرو اور چپ ہو تا وہ خدا جو تمہارے دلوں اور اون کے دلوں کو آسمان پر دیکھتا ہے تمہیں بدلہ دے ۔ یقیناً سمجھو کہ وہ دن آرہے ہیں کہ جب سے دنیا پیدا ہوئی ایسی سختی کے دن کبھی عام طور پر دنیا پر نہیں آئے ۔ ایسا ہوا تا وہ پیشگوئیاں پوری ہو جائیں جو ابتدا سے نبیوں نے کی تھیں ۔ خدا نے آج سے پچیس۲۵ برس پہلے طاعون کی خبر دی تھی جو براہین احمدیہ میں شائع ہو چکی تھی پھر اوسوقت خبر دی جبکہ ملک اس بیماری سے پاک تھا وہ خبر بھی شائع ہو چکی ۔ اور پھر طاعون کے اس سخت حملہ کی خبر جو عنقریب ہونیوالا ہے ۔ یہ اسلئے ہوئی کہ تا لوگ متنبہ ہو جائیں ۔ ان چالاک لوگوں کی پیروی مت کرو جنکے دل گندے اور نجاست سے بھرے ہیں ۔ جو دوسروں کو خدا کیطرف بلاتے اور آپ اوس سے دور ہیں ۔ خدا ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ کسکی زندگی لعنتی اور کسکی زندگی پاک ہے ۔ پس تم ایسے دردناک دعاؤں میں لگ جاؤ کہ گویا مر ہی جاؤ تا دوسری موت سے خدا تمہیں بچاوے ۔ دنیا کیلئے بڑی گھبراہٹ کے دن ہیں مگر دنیا نہیں سمجھتی لیکن کسیدن سمجھیگی ۔ جنہوں نے اسوقت اپنا فرض ادا کر دیا ہے وہ بچ گئے اور قبل اسکے کہ تنگی کے دن آویں میں نے اطلاع دیدی ہے اب میں ختم کرتا ہوں ۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ ۔

(نوٹ ۔ ۲۶ فروری کی رات جسکی صبح کو ۲۷ فروری ہے مراد ہے)

خاکسار مرزا غلام احمد قادیانی

۲۷ فروری ۱۹۰۵ء

(مطبوعہ انوار احمدیہ مشین پریس قادیان)

رسید زرآمدنی مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

(۱) محمد حیون علی عوفرزند حسین نقشہ نویس پولیس الہ آباد ہے ر
(۲) جماعت شملہ معرفت بابو برکت علی صاحب کلرک شملہ عہ ۸ر
(۳) ﷲ
(۴) قاضی ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ امرتسر ۱۲ر (سالانہ چندہ)
(۵) محمد عبد اللہ صاحب سوداگر حاجی گنج قنوج ۸ر
(۶) منشی مختار احمد صاحب منشی محکمہ پرائیویٹ سکرٹری مدار المہام حیدرآباد دکن للعہ ۶ر
(۷) منشی عبد الحی خان صاحب ہیڈ پوسٹ آفس منٹگمری عمعہ
(۸) بابو عبد الرحمن صاحب احمدی افریقہ عہ ر
(۹) میاں نجم الدین احمدی اٹاوہ ۱۲ر
(۱۰) منشی محمد اکبر خانصاحب پشاوری قانونگو محمد زئی لکی بنون عیعہ ۸ر
(۱۱) میاں عبد القادر احمدی مدرس منصوران ضلع لدہیانہ عمعہ
(۱۲) منشی نبی بخش صاحب پرفسنٹ ڈپٹی انسپکٹر ممباسہ افریقہ عہ للعہ
(۱۳) بابو شاہدین صاحب سٹیشن ماسٹر احمدی لاہور عا
(۱۴) حکیم فضل الدین صاحب بابت عید و قربانی فنڈ عا ۱۴ر
(۱۵) چندہ عید فنڈ وصول شدہ در قادیان معرفت ماسٹر صاحب عے ۱۴ر ۹ پائی
(۱۶) چندہ عید فنڈ وصول شدہ در قادیان معرفت جناب سکرٹری صاحب مدرسہ ہے ۸ر
(۱۷) میاں مہر محمد جٹ قادیان قربانی فنڈ ۶ر
(۱۸) حکیم فضل الدین صاحب قادیان بابت چندہ شفاخانہ سکول صہ ر
(۱۹) ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب اسسٹنٹ سرجن آگرہ عنت
(۲۰) ڈاکٹر قاضی کرم الٰہی صاحب امرتسر صہ ر
(۲۱) ڈاکٹر یعقوب خانصاحب انریری اسسٹنٹ موضع شاہپور ع
(۲۲) بابو امام الدین صاحب گارڈ ریلوے سٹیشن راولپنڈی عا
(۲۳) بابو طالع محمد صاحب کلٹ کلکٹر نوشہرہ عا
(۲۴) میاں عبد الواحد خانصاحب تحصیلدار جہانسی عا ہر
(۲۵) منشی حسین شاہ صاحب پٹواری رعیہ بابت عید فنڈ عمعہ
(۲۶) ڈاکٹر ستار شاہ صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ عیلوات عید فنڈ عمعہ
(۲۷) ڈاکٹر ستار شاہ صاحب و منشی حسین علی شاہ ب معیہ قربانی فنڈ عمعہ ۴ر
(۲۸) فنڈ معرفت جناب میرزا مرزا صاحب ۱۹ فروری

(۲۹) میاں دین محمد سترتی قادیان قربانی فنڈ ۸ر
(۳۰) شیخ غلام نبی صاحب سیٹھ راولپنڈی بازار کلاں قربانی فنڈ ۸ر
(۳۱) سردار فضل حق احمدی قادیان عمعہ
(۳۲) شیخ عبد الرحیم صاحب قادیان ۱۲ر

۲۰ فروری ۱۹۰۵ء

(۱) جماعت بمبئی معرفت زین الدین محمد ابراہیم لعہ ر
(۲) میاں عبد السلام مدار المہام حکیم صاحب قادیان ۴ر

۲۱ فروری ۱۹۰۵ء

(۱) حکیم محمد زمان صاحب معرفت مستری قطب الدین صاحب بابت قرضہ مدرسہ سنجلہ (ہے) عے
(۲) ڈاکٹر نور بخش صاحب انریری اسسٹنٹ ڈوبنیاک بنگلہ (عید فنڈ) عمعہ
(۳) سردار عبد المجید خان معرفت حکیم شاہ نواز صاحب۔ راولپنڈی (عید فنڈ) عمعہ
(۴) میاں محمد الدین سکنہ کلرالی ضلع گجرات عمعہ
(۵) منشی گلاب الدین صاحب مدرس رہتاس ضلع جہلم عمعہ ۴ر
(۶) جماعت ترگڑی ضلع گوجرانوالہ معرفت محمد اسمٰعیل صاحب احمدی عا
(۷) شیخ محمد جان صاحب وزیرآباد عے
(۸) زین الدین محمد ابراہیم انجینیر بمبئی عا
(۹) میاں محمد بخش صاحب ٹھیکیدار ڈنگہ ضلع گجرات عے
(۱۰) منشی غلام نبی مدرس مدرسہ پورسران متصل ہوشیارپور عمعہ
(۱۱) میاں اللہ دتا صاحب احمدی سکنہ ماہل پور ضلع ہوشیارپور عمعہ ۲ر
(۱۲) حکیم محمد عمر خانصاحب دروازہ سنگریں فیروزپور عمعہ
(۱۳) میاں عبد الرحمن معلم جیاونی جالندہر عمعہ
(۱۴) میاں عطا الٰہی صاحب ٹاہلو ضلع گجرات عا ۱۲ر
(۱۵) خانصاحب محمد محب خان صاحب تحصیلدار پولیٹیکل ٹوچی عے
(۱۶) جماعت کپورتھلہ معرفت میاں عبد المجید خانصاحب (عید فنڈ) عے ۱۴ر
(۱۷) جماعت پشاور معرفت منشی نعمت خان صاحب انریری اسسٹنٹ عے
(۱۸) شیخ عبد الرحیم سیکنڈ منیجر تعلیم الاسلام ۷ر

۲۲ فروری ۱۹۰۵ء

(۱) ڈاکٹر سید ستار شاہ صاحب رعیہ بابت شفاخانہ عے
(۲) قاضی عبد الحق صاحب سیدوالہ (مدرسہ) لعہ
(۳) منشی یار محمد خان گارڈ انگلات یاور جموں (مدرسہ) عمعہ
(۴) مرزا محمد شفیع صاحب ہیڈ کلرک ڈیرہ اسمٰعیلخان عا
(۵) منشی محمد عثمان نقشہ نویس الہ آباد عا
(۶) سید علی محمد شاہ ہیڈ ماسٹر لمیریان عا
(۷) ڈاکٹر قاضی کرم الٰہی صاحب امرتسر (عید فنڈ) عے

(۸) میاں کریم بخش صاحب کشمیری موضع نت بوٹالہ ضلع گوجرانوالہ (قربانی فنڈ) للعہ ر
(۹) منشی محمد حیات صاحب (مدرسہ) عمعہ
(۱۰) سید ممتاز علی صاحب نمبردار چک ۱۲۶ مدرسہ چنیوٹ روڈ (مدرسہ) عا

۲۳ فروری

(۱) ڈاکٹر سید ستار شاہ صاحب معرفت مولوی قطب الدین قادیان (کہال قربانی) ۱۲ر
(۲) اللہ داد صاحب نائب مدرس تعلیم الاسلام عمعہ
(۳) مولوی غلام امام صاحب۔ ڈاک بنگلہ سنی پور آسام (چندہ مدرسہ) ع
(۴) منشی عبد العزیز صاحب اہلمد کلکٹری سہارنپور ۸ر عید فنڈ۔ ہے مدرسہ صہ ر
(۵) جماعت مالیرکوٹلہ (عید فنڈ) للعہ ر
(۶) جماعت احمدیہ مالیرکوٹلہ (مسکین فنڈ) عے ۱۱ر
(۷) حکیم محمد حسین صاحب احمدی بلبگڈھ دہلی (مدرسہ) صہ ر ۱۲ر
(۸) میاں الطاف حسین معرفت عا مدرسہ عید فنڈ
(۹) ماسٹر فقیر اللہ صاحب ۴ر عمعہ ۶ پائی

استفسار اور ان کے جواب

سوال اوّل۔ اللہ تعالیٰ کے خود بخود ہونے کا ثبوت اول عقل سے بعد کو قرآن شریف سے روزمرہ کا مشاہدہ اور تجربہ ہے کہ کوئی چیز بغیر بنانے والے کے نہیں بنتی خدا تعالیٰ اس سے کیوں باہر ہے؟

جواب۔ یہ سوال ہی سرے سے غلط ہے اسلئے کہ یہ کہنا کہ خدا تعالیٰ خود بخود ہوا ہے اس کے یہ معنے ہیں کہ کوئی زمانہ ایسا بھی تھا جبکہ وہ نہ تھا۔ دوئم موجودہ تجربہ جو بتایا جاتا ہے کہ کوئی چیز بغیر بنانے والے کے نہیں بنتی یہ مخلوق کے متعلق ہے پھر خالق کائنات کو اس کے ماتحت کیوں رکھا جاتا ہے؟

اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے ہے الحق اس کا نام ہے اور پھر قل ہو اللہ میں ہو کہا ہے جس کے معنے بھی ہیں ہے۔

سوال دوئم۔ جب ابتدا میں عدم محض تھا تو کن فیکون کس کو کہا۔ خطاب بغیر مخاطب کی موجودگی کے نہیں ہو سکتا تو کیا جس چیز کو خطاب کیا وہ موجود تھی؟

جواب۔ عدم محض ابتدا میں تھا قرآن شریف یا حدیث صحیحہ سے تو ہمکا پتہ نہیں ملتا کن فیکون ابتدائے عالم سے تعلق رکھتا ہے یا کسی اور زمانہ سے اس کو آگے چلکر ہم بیان کریں گے پہلے یہ بتا دینا ضروری ہے کہ کن کا مخاطب صور علمیہ میں موجود تھا۔ دیکھو ایک معمار جب ایک مکان بناتا ہے تو اس کا نقشہ اس کے ذہن میں ہوتا ہے اور وہ مکان بصورت علمی موجود ہوتا ہے لیکن اس کا وجود خارجی کچھ بھی نہیں ہوتا۔ پس وہ شئے ایک صورت کی موجود اور دوسری جہت سے معدوم ہوتی ہے پس خدا تعالیٰ نے اگر مخلوق کی صورت علمیہ کو خطاب کیا تو کیا اعتراض!!

اصل بات یہ ہے کہ کن کا تعلق بعد الموت ہوا کرتا ہے تمام قرآن کریم میں مرنے کے بعد پھر جی اٹھنے پر کن فرمایا ہے۔ کوئی مقام اس کے خلاف آپ پیش کریں گے تو اس پر نظر کیجا سکتی ہے۔

سوال سوم۔ تجربہ بتاتا ہے کہ ہر ایک چیز کو خواہ کسی طرح نابود کرنا چاہیں اس کا بقیہ ضرور رہتا ہے آخر میں سب چیزیں بالکل عدم کیونکر ہو جائیں گی عقلی ثبوت دو۔

جواب۔ یہ کس نے کہا ہے کہ آخر میں بالکل عدم ہوگا۔

سوال چہارم۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیشہ یا اکثر سے حالت نماز میں امام کیوں نہیں بنتے جبکہ یہ ثابت ہو چکا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کثرت سے نماز میں امام بنتے تھے

جواب۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی یہ فیصلہ کر دیا تھا کہ وہ امتی کے پیچھے نماز پڑھیگا اور اس کی وجہ محض اس امت کا اکرام ہے اور اس کے خیر الامم ہونے کی دلیل

تازہ الہامات

۱۔ حضور کی طبیعت ناساز تھی حالت کشف میں ایک تشتی دکھائی گئی جس پر لکھا ہوا تھا۔ خاکسار پیپرمنٹ

۲۔ انما امرک اذا اردت شیئا ان تقول لہ کن فیکون

اخبار دیر سے شایع ہوا ہے اسی لئے ۱۷ فروری کا اشتہار شایع کیا گیا ہے۔ ایڈیٹر۔

مسیح موعودؑ و غایۃ المقصود

مضمون نمبر (۲)

غایۃ المقصود جلد ۲ صفحہ ۱۵۔ **قولہ** آنجناب
علیہ السلام از خوف آن ملعون ظالم مخفی شدند و حواریین
خود را در روزے جمع فرمودہ وصیت کردند کہ بعد از
من نبی امی عربی از قوم قریش حضرت محمدؐ و احمدؐ نام پیدا
خواہد شد۔ **اقول** این روایت مجتہد نیز بکرسی تحقیق
نمے نشیند حضرت عیسیٰ علیہ السلام از خوف سلطان
مخفی و متواری نشدہ بود بلکہ از خوف یہود عنود مخفی و
متواری شدہ بود چنانچہ از اناجیل اربعہ و تواریخ
یہود و نصاریٰ ظاہر و روشن است علاوہ برین
مجتہد شیعیان در قول حضرت مسیح خیانتے بکار
بردہ و بر اصلیت آنجناب دست تصرف دراز
کردہ کہ مینویسد در روزے جمع فرمودہ وصیت
کردند کہ بعد از من نبی امی عربی از قوم قریش حضرت
محمدؐ و احمدؐ نام پیدا خواہد شد،،
حالانکہ خداوند علیم در قرآن کریم قول حضرت عیسیٰ علیہ السلام
را باین الفاظ طیبہ نقل میفرماید۔
یٰبنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا
لما بین یدی من التوراۃ ومبشرا برسول
یاتی من بعدی اسمہ احمد،،
پس ازین آیہ کریمہ ظاہر است کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
در شان حضرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم اسمہ احمد
فرمود و اسمہ احمد و محمد نفرمود۔
ایہا الناظرون! مجتہد شیعیان چون در ان بشارت
کہ بر زبان حضرت عیسیٰ علیہ السلام رفتہ در شان رسول
عربی فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وسلم صرف اسمہ احمد
نوشتہ یافت حیران شدہ دست و پا گم کرد چرا کہ نام نہادہ
والدین شریفین حضرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم
محمد است نہ کہ احمد۔ ازینجاست کہ مجتہد علیہ ما علیہ
در بحر تفکر و اجتہاد فرو رفتہ چند کرت غوطہا خورد
مگر بساحل مراد نرسید ناچار سلامتی درین دید کہ
طریق خیانت ورزید۔ ناظرین باید بنظر تامل ببینند
کہ مجتہد المتشیعین را چہ طور راہ یہود دیموددہ در بشارت
مذکور نام محمدؐ از طرف خود افزود۔ حالانکہ توضیح و حل
دحل این اشکال آسان بود۔
ارباب تحقیق نوشتہ اند کہ سنت اللہ برین رفتہ
ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا کہ مقربان
بارگاہ الٰہی را نظر بر غلبہ بعض صفات حمیدہ شان
از جانب ملاء اعلیٰ علاوہ آن نامہائے کہ آبائے
کرام ایشان مے نہند نامہائے دیگر پیدا شوند

بنا علیہا کالاسماء تنزل من السماء
بران شاہد عدل است۔ قاضی عیاض کہ مصنف
علیہ ما علیہ در کتاب خود جابجا از اقوالش استناد
کردہ متعلق امر زیر بحث در شفاء مے نگارد۔
کنیت اسحاق و اسمٰعیل بعلیم و حلیم و ابراہیم بحلیم
ونوحا بشکور و عیسیٰ و یحییٰ بالبر و موسیٰ بکلیم و
قوی و یوسف بحفیظ و علیم و ایوب بصابر و
اسمٰعیل بصادق الوعد کما نطق بذالک الکتاب العزیز،،
و خود مصنف لبلی العلیم در کتاب ثانی تتمۃ المقصود و تحفہ
چہارم صفحہ ۱۲ مے نگارد۔ بشارت و ہزار ہم در
سیمان سیم کتاب ملاحی است کہ در ان میفرماید
...... یعنی در ان روز عظیم خواہم فرستاد ایلیا را
معنی آنکہ محل مطلب ازین کلام ایلیا است چہ مراد
از علی بن ابی طالب فداہ روحی است چنانچہ در ابجد
تصریح شدہ،، غایۃ المقصود جلد ۲ صفحہ ۱۶ قولہ خلاصہ
آنہا در ہمین شبہ ماندند و تا قیامت ہمچنین خواہند ماند
بطرف این اشارہ است آیہ شریفہ وما قتلوہ
وما صلبوہ ولکن شبہ لہم وان واقعہ
بطریق خلاصہ اینجا ذکر نمودم و جمیع مورخین بتفصیل
تمام در تواریخ ضبط فرمودہ اند۔
اقول مجتہد را انصاف خدا را از خود انصاف
بفرماید کہ چون یہود عنود در ہمین شبہ تا قیامت خواہند
ماند پس مسیح را زندہ بآسمان بردن و تا دیر او را
نگاہداشتن و پس از ان بر زمین فرو فرستادن چہ
دانائی است و ظاہر کہ فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ
اما آنچہ مجتہد زادہ والا شان زیب رقم فرمودہ
کہ شخصے از یہود یا حواریین مسیح علیہ السلام بقدرت
خداوند انام ہمشکل مسیح گشتہ بردار کشیدہ شد
آنہم اصلے ندارد۔ علاوہ عقل باور نمیکند کہ خدائے
عادل عوض مسیح بیگناہے را بردار کشیدن روا
دارد و صرف نظر ازین۔
در تفسیر جمل جلد اول صفحہ ۵۳۲ مرقوم است قال
ابوحیان لم نعلم کیفیۃ القتل ولا من
القی علیہ الشبہ ولم یصح بذالک من
حدیث یعنی ابوحیان میگوید کہ کیفیت قتل شبیہ مسیح
را ما نمیدانیم و نہ این علم ہست کہ شخصے دیگر ہمشکل
مسیح گشتہ بود و قصہ تشکیل و تشبیہ مسیح از حدیث ثابت نیست
امام فخر الدین رازی در تفسیر کبیر مے نگارد۔
لو جوزنا القاء شبہ علی انسان لزم السفسطۃ
فانی اذا رأیت ولدی ثم رأیتہ ثانیا
فحینئذ اجوز ان یکون ھذا الذی رأیتہ
ثانیا لیس بولدی بل ھو انسان القی الشبہ
علیہ وحینئذ یرتفع الامان عن المحسوسات
فالصحابۃ الذین رأوا محمدا صلعم
یامرھم وینھاھم وجب ان لا یعرفوا

انہ محمد لاحتمال انہ شبہ علی غیرہ
وذالک یفضی الی سقوط الشرائع۔
یعنی اگر جواز تبدیل صورت آدمے بدیگرے فرض کردہ
شود پس ازین لزوم سفسطہ مے آید مثلاً اگر من
پسر خود را ببینم و باز بار دیگر او را ببینم و در ان
من این یقین کنم کہ پسرے کہ بار دیگر دیدہ ام آن
پسر من نیست بلکہ کدام دیگر انسان است کہ
ہمشکل پسر من شدہ است اگر من چنین کنم از عالم
محسوسات امان صحت برود و ہمچنان صحابہ کرام
کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم را دیدند کہ آنحضرت
صلعم ایشان را امر بالمعروف و نہی عن المنکر میکردند
اگر ایشان این خیال مے ورزیدند کہ محمد نیست
بلکہ احتمال است کہ شخصے دیگر ہمشکل آنحضرت شدہ
باشد و باین خیالات تمام شرائع مفقود و نابود میشوند
ازین تحقیق بظہور پیوست کہ روایت مجولہ در باب
القاء شبہ شخصے است کہ مہر کتاب و سنت برخود
ندارد بل سفسطہ محض است
غایۃ المقصود جلد ۲ صفحہ ۱۶-۱۷ قولہ اشکال در فقرہ شبہ
اسناد بطرف کیست اگر اسناد آن بطرف مسیح باشد
درست نمیشود زیرا کہ وے مشبہ بہ است و اگر اسناد
آن بطرف مقتول باشد ہم درست نمیشود زیرا کہ ذکر
مقتول در ماقبل نیست کہ ضمیر عاید بطرف آن باشد جواب
این سند تسوید مجرور لہم است پس اطلاق چون قول
حیل الیہ باشد پس معنی فقرہ مذکورہ چنان میشود ولکن
شبہ لہم یعنی وقع لہم الشبہ القضا میتوانند کہ ضمیر ان راجع
بطرف مقتول باشد زیرا کہ فقرہ وما قتلوہ دلالت دارد
کہ قتل ضرور بر غیرے بوقوع رسید و ذکر آن غیر باین قسم
کردہ شدہ علیحدہ ندارد ۱۲ **اقول** این تحریر سزاوار تشہیر
کہ نتیجہ تحقیق مجتہد عدیم النظیر است ماشاء اللہ بر فضائل
علمیہ و کمالات عقلیہ او عموماً و بر نحو دانی مجتہد زمانی خصوصاً
حجتے است روشن و دلیلے مبرہن چہ مجتہد شیعیان
در علم و حکمت و فہم و فراست چنین پایگاہے رفیع دارد
از سخندانی و سخن فہمی مشغلا نشن چہ گفتہ آید۔
ایہا الناظرون! عالی فہم مجتہد در تفسیر القرآن ہم ید طولیٰ
دارد چنانچہ آیہ کریمہ وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن
شبہ لہم را بر حیات مسیح و صعودہ بجسدہ العنصری
و القاء شبہ بر دیگرے نص قطعی مے پندارد حالانکہ در
آیہ کریمہ موصوفہ اینچنین مزخرفات را مدخلے نیست۔
الغرض توضیح بیان اول آیہ کریمہ موصوفہ را معہ
سیاق عبارت نقل میکنیم وھی ہذا۔
وقولھم انا قتلنا المسیح عیسی ابن مریم رسول اللہ
وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم،،
باز میگوئیم کہ آنچہ مجتہد علیہ ما علیہ بطریق اشکال نوشتہ
کہ اگر اسناد آن (یعنی شبہ) بطرف مسیح باشد درست
نمیشود زیرا کہ وے مشبہ بہ است چہ حرف آنچنان نیست

ناظرین باید بخاطر دارند کہ ضمیر واحد غائب کہ در لفظ
است مرجعش ہمان اسم مسیح بن مریم است کہ در سباق
موجود چنانچہ مرجع ضمیر واحد غائب ما صلبوہ نیز
اسم مسیح بن مریم است پس خدا برتر بر حال ارجمند
لاہوری ترحم بفرماید و چشمانش بکشاید کہ بیچارہ بدون
تدبر و قصور فہم اسم مسیح بن مریم را مرجع ضمیر شبہ نتوانست
قرار داد ناچار قدم گم کرد راہ تحریف قرآن نہاد۔
بوجوہ مذکورہ بالا وا ظلم ولائح کہ اسناد شبہ بطرف مسیح
وہم بطرف مسیح درست میشود زیرا کہ وے مشبہ بہ نیست
چنانچہ مجتہد پنداشتہ بلکہ مشبہ ہست کہ مشعر ازین اشتباہ
بدان رفتہ پس معنی آیہ زیر بحث اینست کہ مشبہ بالمقتول
والمصلوب شد آن مسیح برائے اہل کتاب چنانچہ ایشان
گمان بردند کہ مسیح بمرد۔
الحاصل اسناد شبہ بطرف غیر مسیح ہرگز درست نمیشود
زیرا کہ ذکر شخصے دیگر در ماقبل نیست کہ ضمیر عاید بطرف
آن باشد و نہ از آیات قرآنیہ و احادیث صحیحہ نشان
ازان توان داد۔ و اما آنچہ مجتہد زادہ بقلم سیدہ
نگاشتہ کہ مسند تسوید مجرور لہم است پس اطلاق
چون قول حیل الیہ باشد پس معنی فقرہ مذکورہ چنان
میشود ولکن شبہ لہم یعنی وقع لہم الشبہ،،
مدعائے او را ضررے نمیرساند بلکہ مجتہد علیہ ما علیہ را
در روز سیاہی مے نشاند چہ اگر معنی شبہ لہم وقع
لہم الشبہ باشد پس شیرازہ جمعیت روایات منقولہ مجتہد
در بارہ القائے شبہ از ہم پاشیدہ بنائے فاسد
علی الفاسد با خاک برابر باشد۔ و آنچہ سید الطائفہ
اثنا عشریہ بخیر تحریر آوردہ کہ "میتوانند کہ ضمیر آن
(یعنی شبہ) راجع بطرف مقتول باشد زیرا کہ فقرہ وما
قتلوہ دلالت دارد کہ قتل ضرور بر غیرے بوقوع رسید
و ذکر آن غیر باین قسم کردہ شد علیحدہ ندارد،،
از عجائب افاضات و غرائب افادات است۔
اخوانناں فی الدین! بیچارہ مجتہد شیعیان باین مبلغ
علم و مایہ دانش آستین ہمت بر مخالفت جماعت احمدیہ
بستہ است و نامہ اعمال خود سیاہ کردہ مستعد است
از خوش فہمی مجتہد زمان و علامہ دوران چشم بد دور
داد میدہ مینویسد کہ فقرہ وما قتلوہ دلالت دارد کہ قتل
ضرور بر غیرے بوقوع رسید،، خدا کسے ازین گرفتار
اوہام و سزاوار ملام بپرسد کہ فقرہ ما قتلوہ کہ بر نفی
قتل مسیح دلالت دارد دیگر چہ طور و چہ قسم دلالت
دارد بر اینکہ قتل شخصے دیگر ضرور بوقوع رسید
آیا اگر بگوئیم کہ زید کشتہ نشد پس این فقرہ
ضرورتاً دلالت دارد بر اینکہ خالد کشتہ شد حاشا
وکلا لیس فی کر مجتہد لاہوری باین قسم کہ کردہ شد علیحدہ ندارد۔
راقم سید صادق حسین صادق مختار عدالت
سکرٹری انجمن احمدیہ۔ سابق ایڈیٹر و مہتمم اشاعت
رسالہ صبح صادق دخیلا ماظہار الحق اٹاوہ۔



[illegible]

الوار احمدیہ پریس قادیان مین شیخ یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر و مالک کے اہتمام سے چہپکر شائع ہوا